INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوّت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّۃ کا ترجمان

قیمت ۸ روپے

جلد: ۲۷ | ۱۸ تا ۲۵/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰/ اپریل ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۱۶

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا!

انبیاءؑ کی شان میں مرزا کی گستاخیاں

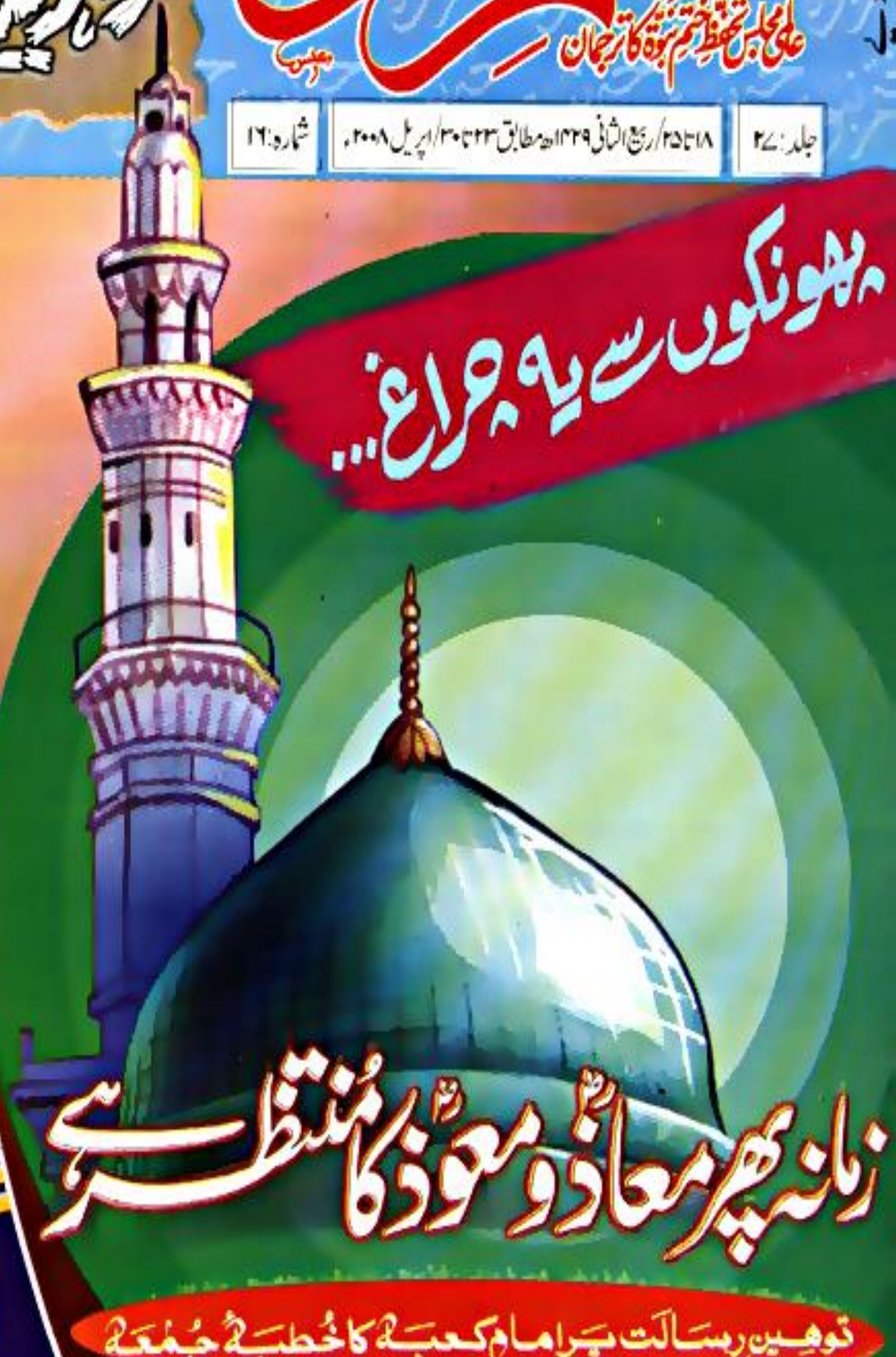

پھونکوں سے یہ چراغ...

زمانہ پھر معاذؓ و معوذؓ کا منتظر ہے

توہینِ رسالت پر امام کعبہ کا خطبۂ جمعہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

قبروں کی بے حرمتی

ڈاکٹر عبدالقدیر میمن' نوشہرو فیروز

س:...... ہمارے شہر کے قبرستانوں کی چار دیواری یا تو ٹوٹ گئی ہے یا بالکل نہیں ہے' لوگ آج کل قبرستان کے ساتھ اپنے گھر بھی آباد کر رہے ہیں اور آہستہ آہستہ قبرستان کی زمین صاف کر کے اپنی موروثی ملکیت تصور کر کے قبضہ کر رہے ہیں' اس صورت حال کو آپ کہاں تک درست سمجھتے ہیں اور اس کو بچانے (قبرستان) کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

ج:...... جہاں قبرستان ہے اگر وہ کسی کی ذاتی زمین ہے اور وہاں قبروں کے نشان باقی نہیں رہے تو وہاں وہ کچھ بنالیں یا اس پر خود مالکان قبضہ کرلیں تو جائز ہے' لیکن قبروں کی موجودگی میں ان کو ڈھا کر ان پر تعمیر کرنا یا اس کو زرعی زمین کا درجہ دینا' قبروں اور مردوں کی توہین ہے' مسلمانوں کو قبروں کی بے حرمتی کا سدباب کرنا چاہئے۔

تحلیل شرعی

عبداللہ' کراچی

س:...... میں نے بارہا یہ لوگوں سے سنا ہے اور حال ہی میں کیو ٹی وی چینل پر مفتی صاحب نے فرمایا کہ حلالہ کے بعد دوبارہ نکاح جائز ہے' اسی حلالہ کو بھی ایک رسم بنادیا ہے جس کو پورا کر کے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے' بلکہ خاصے دن پہلے کسی ٹی وی چینل پر پروگرام آیا تھا' اس میں تو یہاں تک بتایا گیا تھا کہ کچھ حضرات نے ایسے لوگ رکھے ہوئے ہیں جو معاوضہ لے کر ایک دن کا حلالہ کر کے رات اس عورت کے ساتھ گزار کر اگلے روز اپنا معاوضہ لے کر اسے طلاق دے دیتے ہیں' بعد میں ان کے ساتھ کیا کچھ ہوتا ہے؟ یہ ایک الگ دردناک اور انتہائی افسوسناک کہانی ہے۔

ج:...... اگر کوئی شخص خدانخواستہ اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے تو ائمہ اربعہؒ اور پوری امت کا اجماع ہے کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور بغیر تحلیل شرعی کے اس سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا' تحلیل شرعی کی تعریف یہ ہے کہ وہ خاتون طلاق کی عدت گزارے اور پھر اپنی مرضی سے کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور وہ دونوں میاں بیوی والا تعلق قائم کریں' پھر اگر وہ شخص اپنی مرضی سے طلاق دیدے یا مرجائے اور اس کی بھی عدت گزر جائے اور پھر یہ دونوں اپنی منشا سے نکاح کرنا چاہیں تو نئے حق مہر کے ساتھ ان کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے۔ مگر محض حلالہ کی نیت سے نکاح کرنا یا معاوضہ لے کر ایک رات کے لئے نکاح کرنا' حرام اور ناجائز ہے' یہ دوسری بات ہے کہ اس سے بھی عورت اپنے شوہر کے لئے حلال ہوجائے گی' مگر ایسا حلالہ کرنے والا اور حلالہ کرانے والا دونوں ملعون ہیں' اس فعل پر شدید وعید آئی ہے۔ اب آپ کے ذہن میں سوال اٹھے گا کہ جب یہ فعل حرام اور ناجائز ہے تو اس سے بیوی سابقہ شوہر کے لئے حلال کیوں ہوجائے گی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی حرام اور ناپاک پانی یا کھانے کی چیز کھا پی لے تو بہر حال اس کا پیٹ بھر جائے گا اور اس کی پیاس بجھ جائے گی' یہ دوسری بات ہے کہ وہ اس فعل کی وجہ سے حرام کا مرتکب ہوا ہے اور اللہ کے غضب کا مورد بنا ہے' جہاں تک آپ کے لکھے ہوئے سوال کا تعلق ہے کہ کچھ لوگ ایسا کام پیشہ ورانہ دھندے کے طور پر کرتے ہیں اور باقاعدہ انہوں نے اس کو مشغلہ بنا رکھا ہے' ایسے لوگوں کو اللہ کے غضب سے ڈرنا چاہئے' اور اس قبیح فعل سے توبہ کرنا چاہئے۔ تاہم اگر کوئی شخص کسی پیشگی شرط کے بغیر کسی ایسی خاتون سے نکاح کر کے اس کے ساتھ کچھ دن میاں بیوی کی حیثیت سے رہنے کے بعد طلاق دے دیتا ہے یا وہ خاتون اس سے مطالبہ کر کے طلاق یا خلع لے لے تو ایسا شخص یا خاتون اس وعید کے زمرے میں نہیں آئیں گے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
عبداللطیف طاہر — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۱۸تا ۲۵/ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳تا ۳۰/اپریل ۲۰۰۸ء شمارہ:۱۶

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

کرنے کا کام	۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
زمانہ کسی اور مسیح موعود کا منتظر ہے	۷	حافظ انس مدنی
اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا.....	۱۱	جناب ابو فراز
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	۱۵	محمد حامد سراج
انبیاء کی شان میں مرزا کی گستاخیاں	۱۸	مولانا محمد عثمان منصور پوری
پھونکوں سے یہ چراغ...:	۲۱	مولانا محمد اسحاق
حاجی سید محمد آغا حیات و خدمات	۲۲	فیاض حسن سجاد
بزم اطفال	۲۳	قاضی احسان احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

کرنے کا کام!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اس وقت امت مسلمہ، پوری اسلامی دنیا، بلکہ ہر انصاف پسند مسلم وغیر مسلم انسان، ڈنمارک، ہالینڈ و یورپ کے غلیظ کردار، ڈنمارک و ہالینڈ کے بد باطن آرٹسٹوں کے توہین آمیز خاکوں اور گستاخ و موذی فلم ساز گیرٹ ورلڈ کی شرمناک اور توہین آمیز شرارتوں سے آزردہ خاطر ہے۔

بلاشبہ اس صورت حال سے مسلمانوں کے قلب وجگر زخمی اور سینے چھلنی ہیں۔ انہیں سمجھ نہیں آتا کہ وہ اپنے دین، مذہب، قرآن و نبی کی عظمت، حرمت، عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے کیا اقدام اٹھائیں؟ اس لئے کہ ان کے دین، مذہب، مقدس شعائر، نبی، رسول، قرآن اور کتاب ہدایت کی توہین وتنقیص کے مجرم ان کی دسترس اور پہنچ سے باہر ہیں، انہیں اسلام دشمن قوتوں کی ہر طرح کے حمایت وتعاون اور حفاظت وتحفظ حاصل ہے، نہ صرف یہ بلکہ پورا یورپ، پوری عیسائی برادری، پوری یہودیت اور ساری اسلام دشمن قوتیں ان کی حمایت و پیٹھ پر ہیں۔ چنانچہ ان موذیوں کو ان کی ہر طرح کی تائید وسرپرستی حاصل ہے، اور ان کے ہر غلیظ کردار اور دریدہ دہنی کو نام نہاد آزادیٔ اظہار رائے کے نام سے سند جواز مہیا ہے۔ چنانچہ اس خود ساختہ اصول کے تحت انہیں ہر بد سے بدتر ہرزہ سرائی، توہین، تنقیص اور کھلی دہشت گردی پر بھی ان کی حمایت و تائید کی چھتری موجود ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ ایک طرف امریکا، اس کے اتحادی اور اسلام دشمن قوتیں مٹھی بھر یہودیوں کی اس قدر ناز برداری کرتے ہیں کہ ان کی ہر جائز و ناجائز کی تائید وحمایت کرتے ہیں، انہیں دنیائے عرب کے عین وسط میں بسایا جاتا ہے، ان کی ہر طرح کی تائید وسرپرستی کی جاتی ہے، ان کو ہر طرح کا مالی، اقتصادی، فوجی، ایٹمی اور اخلاقی تعاون مہیا کیا جاتا ہے، ان کی مرضی پر ''ہولوکاسٹ'' کا نام نہاد قانون پاس کیا جاتا ہے، ان کو مظلوم باور کرایا جاتا ہے، ان کے ہر قسم کے جارحانہ اور تشدد آمیز اقدامات کو سند جواز فراہم کی جاتی ہے، ان کی ہر قسم کی ہرزہ سرائی اور شدت پسندی سے صرف نظر کیا جاتا ہے۔

اس کے برعکس دوسری جانب مسلمانوں اور اسلامی برادری کے بنیادی حقوق کا خون کیا جاتا ہے، ان کے حقوق پر شب خون مارا جاتا ہے، ان کے دینی، مذہبی جذبات کو کچلا جاتا ہے، ان کی آزادی سلب کی جاتی ہے، ان کی مقدس شخصیات وشعائر کی توہین وتنقیص کی جاتی ہے۔ توہین

آمیز خاکے بنائے جاتے ہیں، ان کو شائع کیا جاتا ہے، قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص پر ''فلم فتنہ'' بنوائی جاتی ہے، اسے زبردستی دنیا بھر کی ویب سائٹوں پر جاری کیا جاتا ہے، مسلمانوں کو شدت پسند اور دہشت گرد باور کرایا جاتا ہے، اور نہ صرف یہ کہ ان کے کسی جائز اقدام اور مطالبہ کو قبول نہیں کیا جاتا بلکہ انبیاء کرام کی توہین کرنے والے گستاخ وموذیوں کے خلاف مسلمانوں کے ہر قسم کے احتجاج کو نظر انداز کیا جاتا ہے، سوال یہ ہے کہ آخر اسلام دشمن یہودیوں کے پاس وہ کون سی گیدڑ سنگھی ہے کہ ان کا ناجائز غلط بلکہ غلیظ ومتعفن کردار بھی شرف قبول سے نوازا جاتا ہے اور مسلمانوں کا ہر جائز ومعقول مطالبہ بھی سند قبول سے محروم رہتا ہے؟ بلکہ اسے یکسر مسترد کردیا جاتا ہے، آخر کیوں؟؟؟

اس پر تھوڑا سا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ:

۱:......ڈنمارک وہالینڈ کے موذی جو کچھ کررہے ہیں، وہ دراصل امریکا، اس کے اتحادیوں اور پوری اسلام دشمن برادری کی دل کی آواز اور ان کی فکر وسوچ کی ترجمانی ہے، ظاہر ہے امریکا اور اس کے اتحادی اپنے دل کی آواز اور اپنی فکر کی ترجمانی کرنے والوں کی کیونکر مخالفت کریں گے؟ گویا جو کام امریکا اور اس کے اتحادیوں کو کرنا تھا وہی کام جب ڈنمارک وہالینڈ کے بدباطن وموذی انجام دیں گے تو کیا خیال ہے امریکا اور اس کے اتحادی ان کی پیٹھ ٹھونکیں گے یا ان کی مخالفت؟

۲:......''الکفر ملۃ واحدۃ .... '' کفر اور کفار ایک ہی ملت ہیں، چاہے وہ کہیں کے بھی ہوں... اس لئے اسلام، مسلمانوں، قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھونکنے والی ہر زبان چاہے وہ ڈنمارک کی ہو یا ہالینڈ کی، وہ دراصل امریکا اور اس کے اتحادیوں کی زبان ہے۔

۳:......سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہودیوں نے اپنی مخصوص حکمت عملی سے دنیا بھر کی معیشت واقتصادیات پر تسلط وقبضہ جمار کھا ہے، اس لئے وہ اپنی اس کامیاب حکمت عملی کو اپنے ہر ناجائز اقدام کے جواز کے لئے بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں، اس لئے امریکا اور اس کے اتحادی یا دنیا بھر کی اسلام دشمن قوتیں اس سے خائف ہیں کہ اگر وہ ان کی مخالفت کریں گے تو ان کا معاشی واقتصادی دیوالیہ ہوجائے گا۔

اس لئے ضرورت ہے کہ جس طرح یہودیوں نے اپنی اقتصادی پالیسیوں کے تحت پوری اسلام دشمن قوتوں کے سامنے ہوا کھڑا کر رکھا ہے، مسلمان بھی اسی ہتھیار کو استعمال کریں اور ان اسلام دشمن قوتوں کو اقتصادی طور پر کمزور کرنے کی کوشش کریں تو ان کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہوگا اور وہ اپنی اس جانبدار پالیسی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ہم اس سے پہلے ان ہی صفحات میں لکھ چکے ہیں کہ اگر مسلمان ممالک اور مسلم برادری ان گستاخ ممالک کا اقتصادی بائیکاٹ کریں اور ان کی مصنوعات کی درآمد اور اس کے استعمال سے مکمل اجتناب کریں تو بہت تھوڑے دنوں میں ان کو عقل آجائے گی، کیونکہ ان ممالک کی مصنوعات کی زیادہ تر کھپت مسلم ممالک میں ہے، اگر مسلمان طے کرلیں کہ ہم مرجائیں گے مگر آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کی بنائی ہوئی چیزیں استعمال نہیں کریں گے تو انہیں نہ صرف دن میں تارے نظر آجائیں گے بلکہ جب ان کے کارخانے اور فیکٹریاں بند ہوں گی تو وہ بلا مبالغہ اوندھے منہ چل کر آپ کے قدموں میں آگریں گے اور ناک رگڑ رگڑ کر خود بھی معافی مانگیں گے اور ان موذیوں سے معافی منگوائیں گے بلکہ ان کے گلے میں پٹا اور منہ میں لگام ڈالیں گے۔

چنانچہ شنید ہے کہ مسلمانوں کی اس تھوڑی سی غیرت، ہمت، جرأت اور بائیکاٹ کا ثمرہ ہے کہ اب ہالینڈ کے تاجروں نے ان توہین آمیز خاکہ سازوں اور فلم بنانے والے ملعونوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ کردیا ہے کہ ان کی غلط حرکتوں کی وجہ سے ہمیں اتنا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

اگر مسلمان تھوڑی سی مزید ہمت کریں تو پورا یورپ ان دریدہ دہنوں کو خود معافی مانگنے پر مجبور کرے گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہمت، جرأت، غیرت اور دینی حمیت سے نوازے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے لہسن، پیاز اور گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔‘‘

(ترمذی، ج:۲، ص:۳)

پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ جب کھانا تناول فرماتے تو اس کا بقیہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوادیتے، ایک دن ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کھانا حضرت ابو ایوبؓ کو بھجوادیا اور اس میں سے کچھ بھی تناول نہیں فرمایا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا (کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا کھانا واپس کردیا، اس میں سے تناول نہیں فرمایا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس میں لہسن تھا! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں، حرام تو نہیں! لیکن میں اس کی بدبو کی وجہ سے اس کو ناپسند کرتا ہوں۔‘‘

(ترمذی، ج:۲، ص:۳)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے الا یہ کہ (کھانے میں) پکا ہوا ہو۔‘‘

(ترمذی، ج:۲، ص:۳)

’’حضرت ام ایوب (حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں مہمان ہوئے، ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پُرتکلف کھانا تیار کیا، جس میں کچھ یہ ترکاریاں (لہسن، پیاز) بھی ڈالیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو پسند نہیں فرمایا، اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ: آپ لوگ کھائیں! کیونکہ میں تم میں سے ایک جیسا نہیں ہوں، میں اندیشہ رکھتا ہوں کہ کہیں اپنے رفیق کو ایذا نہ پہنچاؤں۔‘‘ (ترمذی، ج:۲، ص:۳)

’’حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ: لہسن پاکیزہ رزق میں سے ہے۔‘‘ (ترمذی، ج:۲، ص:۳)

تشریح:

ان احادیث شریفہ سے لہسن اور پیاز کے بارے میں چند احکام معلوم ہوئے:

اوّل:...... جس شخص نے لہسن یا پیاز یا اسی نوعیت کی ایسی سبزی، ترکاری، جس میں بدبو ہوتی ہے، کھائی ہو، اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، جب تک کہ منہ کی بدبو زائل نہیں ہوجاتی۔ چونکہ اس

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کی ممانعت کی وجہ اور سبب بالکل واضح ہے یعنی انسانوں اور فرشتوں کو ایذا پہنچانا۔ اس لئے حضرات فقہاء فرماتے ہیں: ہر ایسا شخص اس حکم میں داخل ہے جس کو کوئی ایسا مرض لاحق ہو کہ اس کے آنے سے لوگوں کو ایذا ہو، مثلاً: کسی شخص کو گندہ دہنی کا مرض ہے یا ایسا ناسور ہے جس کے زخم سے بدبو آتی ہے، یا ایسا ہی کوئی اور عذر ہے تو ایسے شخص کو مسجد میں آنا جائز نہیں، اس کو اپنے گھر میں اپنی نماز پڑھنی چاہئے اور چونکہ اس کا مسجد میں نہ آنا عذر کی وجہ سے ہے، اس لئے مسجد میں نہ آنے کے باوجود اس کو جماعت کا ثواب ملے گا۔

دوم:...... لہسن اور پیاز اگر کھانے میں پکے ہوئے ہوں کہ ان کی بدبو باقی نہ رہے تو ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سوم:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی علو شان اور ملائکہ سے مناجات کی بنا پر ایسی ترکاریوں سے، باوجود ان کے پختہ ہونے کے، احتراز فرماتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمائے بغیر واپس کردیا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: حرام تو نہیں، لیکن میں اس کو (بدبو کی وجہ سے) ناپسند کرتا ہوں۔ اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! جو چیز آپ کو پسند ہے، میں بھی اس کو ناپسند کرتا ہوں (فانی اکرہ ماتکرہ)۔ امام نووی رحمہ اللہ اس کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ: یہ محب صادق کا وصف ہے کہ وہ اپنے محبوب کی پسندیدہ چیز کو پسند کرے اور جو چیز محبوب کو ناپسند ہو اس کے ناپسند کرے۔

☆☆............☆☆

ترجمہ و تفہیم: حافظ انس مدنی ابو عمر جان، فاضل مدینہ یونیورسٹی

زمانہ پھر معاذؓ و معوذؓ کا منتظر ہے

توہینِ رسالت پر امام کعبہ کا خطبۂ جمعہ

برادران اسلام اور بندگان خدا! میں آپ کو اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کے ہی نیک اعمال قبول فرماتے ہیں۔

اے بندگان خدا! ڈنمارک ایک یورپی ملک ہے، ہمارے اور ان کے درمیان سفارتی تعلقات، تجارتی معاملات اور بین الاقوامی معاہدات ہیں، ہم نے انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچائی اور نہ ہی ان پر کسی قسم کی زیادتی کی ہے، قریب و بعید میں ہم نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

لیکن سارا عالم کفر ملت واحد ہے، ان کافروں کے دل مسلمانوں کے خلاف حسد و عداوت اور بغض و نفرت سے بھرے ہوئے ہیں، یہ بات اللہ رب العزت بھی جانتے ہیں، قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر اللہ رب العزت نے ان کے مکر و فریب اور اسلام کے خلاف ان کی دسیسہ کاریوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق واضح ہوجانے کے، محض حسد و بغض کی بناء پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹادینا چاہتے ہیں۔" (البقرہ:۱۰۹)

نیز فرمایا:

"ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں، تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو۔" (النساء:۹۸)

آخر آج کل ڈنمارک میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حالیہ نفرت انگیز مہم کی ضرورت کیوں پیش آگئی؟ ڈنمارک ڈھٹائی پر کیوں اترا؟ اس کا جواب یہ ہے:

۱:...... انہوں نے سنا جیسے تمام دنیا والوں نے سنا کہ آج دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلے ہوئے مسلمان کس بُری طرح پنجۂ ظلم و استبداد میں جکڑے ہوئے ہیں، وہ قوم جس کا مقام عزت و رفعت، عظمت و سربلندی تھا آج بُری طرح شدید ذلت و رسوائی سے دوچار ہے۔

۲:...... انہیں ہمارے فلسطین و مسجد اقصیٰ کے متعلق خبریں پہنچیں کہ کس طرح مسلمان وہاں بے سروسامانی کی حالت میں پتھروں کے ذریعے اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر مسجد اقصیٰ کا دفاع کرنے کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ان کے مسلمان ساتھی انہیں فراموش کئے بیٹھے ہیں۔

۳:...... انہوں نے سنا کہ مسلمانوں نے کس طرح اپنی مسلمان پاک دامن بہنوں کو چیچنیا و بوسنیا میں ان کی مدد نہ کرکے انہیں شرمندہ کیا۔

۴:...... انہیں امریکیوں کے عراقی مسلمانوں پر ناپاک حملوں کی خبریں ملیں اور انہیں بتایا گیا کہ اس موقع پر بھی کوئی مسلمان ان کی مدد کو نہ پہنچا، ان واقعات پر امت مسلمہ کی مغلوبیت کو انہوں نے دیکھا۔

۵:...... بلکہ مسلمانوں کی مقدس کتاب کو ٹائلٹ میں بہایا گیا، جلایا گیا، قرآن کی مجید کی بے حرمتی کی گئی لیکن مسلمانوں نے کیا کرلیا سوائے چند دن کے شور و غوغا کے؟ اس کے بعد زندگی کے معمولات اپنی روٹین میں رواں دواں ہوگئے۔

۶:...... انہوں نے مسلمانوں کے بارے میں یہودیوں کو یہ کہتے بھی سنا: کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وفات پاگئے اور اپنے پیچھے لڑکیاں چھوڑ گئے، آپ کی نسل کشی ہوگئی۔ (والعیاذ باللہ)

۷:...... عصر حاضر میں عالم کفر کی طرف سے مسلمانوں پر شدید ترین مظالم کے باوجود اسلام کی مقبولیت کا پوری دنیا بالخصوص یورپی ممالک میں بڑھنا، ان کے سامنے ہے، آج امریکا اور یورپ کے کئی ممالک میں اسلام وہاں کا دوسرا بڑا مذہب بن چکا ہے اور کوئی تعجب نہیں کیونکہ تمام انسانوں کی پیدائش

اہانت و بدگوئی، فحش کاری اور دریدہ دہنی امریکا و یورپ کے نام نہاد تہذیب یافتہ جانوروں کا خاص شیوہ ہے، آج جو لوگ ترقی کی اوج کمال پر براجمان نظر آتے ہیں اور جن کی ظاہری چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی ہے وہ اپنے باطن کی غلاظت اگل رہے ہیں

اسلام اور توحید پر ہوتی ہے، اس لئے توحید ان کی فطرت یعنی جبلت میں شامل ہے، جس طرح کہ عہد الست سے واضح ہے۔

۸:.....ان کا اس بات سے خائف ہونا کہ کہیں مسلمان ناقابل تسخیر قوت نہ بن جائیں اور زمام اقتدار ان کے پاس نہ آ جائے۔

۹:.....عصر حاضر میں جب کہ مسلمان سیاسی و عسکری طور پر مغلوب تھے بلکہ وہ کفار کے شدید ترین مظالم کا شکار تھے تو ان حالات میں بھی جب انہوں نے اسلام کو مسلسل پھیلتا اور پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھا، جس میں انہیں اپنی باطل قوتوں اور شیطانی طاقتوں کے شیرازے بکھرتے نظر آئے، اسلام کا سورج پوری آب وتاب کے ساتھ چڑھتا دکھائی دیا، توحید کا آوازہ گونجتا دکھائی دیا، اسلام کا پھریرا چہار دانگ عالم میں لہراتا ہوا نظر آیا تو انہوں نے مسلمانوں کے ہادی و مرشد اور رہبر و راہنما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نعوذ باللہ کیچڑ اچھالنا شروع کردیا، اسلام کا وسیع پیمانے پر پھیلاؤ دیکھ کر وہ بری طرح خوفزدہ اور جھنجلاہٹ کا شکار ہوگئے، چنانچہ وہ کسی پاگل کتے کی طرح گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے۔

اہانت وبدگوئی، فحش کاری اور دریدہ دہنی امریکا و یورپ کے نام نہاد تہذیب یافتہ جانوروں کا خاص شیوہ ہے، آج جو لوگ ترقی کی اوج کمال پر براجمان نظر آتے ہیں اور جن کی ظاہری چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی ہے وہ اپنے باطن کی غلاظت اگل رہے ہیں، وہ رحمت عالم، محسن انسانیت امام المعصومین، خاتم النبیین سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ وہ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے سب سے عظیم انسان، جو صورت میں اجمل، سیرت میں اکمل، نبیوں رسولوں کے سردار، مقام محمود پر فائز ہونے والے، اسراء و معراج سے مشرف ہونے والے، جن کے اشارے سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں، جو دنیا میں نور کا سرچشمہ بن کر آئے اور ساری کائنات کو کتاب وسنت کے نور سے منور فرما گئے، جن کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے محور ایمان، مرکز اطاعت ومحبت اور مرجع ہدایت ہے، اگر ایک مسلمان کی زندگی سے معاذ اللہ آپ کو نکال دیا جائے تو کیا باقی بچتا ہے؟

برادران اسلام! مسلمان اپنے علم وعمل میں کمزور ہوسکتا ہے، وہ گناہوں اور معصیتوں کی دلدل میں ڈوب سکتا ہے، وہ بے عملی و بدعملی کا مرقع ہوسکتا ہے مگر اس کے دل میں کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے پیغمبر اسلام سے محبت وارفتگی کا جو توانا بیج بو دیا ہے اسے نکالا نہیں جاسکتا۔ کوئے غلاظت کا کوئی دم بریدہ سگ آپ کی شان میں ہرزہ سرائی اور دشنام طرازی کرے اور مسلمان چین کی نیند سوئے یہ ممکن نہیں، اس بیچارے مسلمان کی تو دین و دنیا کی بھلائی آپ کی ذات سے وابستہ ہے۔ ہاں! وہ آپ کی ناموس کے تحفظ کے لئے کوئی بھی انتہائی قدم اٹھا سکتا ہے۔

اللہ کے بندو! ان سے پہلے بھی لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں اور آج انہیں بھی ایسا کرنے کی جرأت اس لئے پیدا ہوئی کہ معاذ ومعوذ رضی اللہ عنہما دو ننھے مجاہدوں جیسا کوئی مجاہد آج انہیں مسلمانوں کی صفوں میں نظر نہیں آ رہا، ورنہ کبھی بھی اللہ کی قسم! وہ ایسی دریدہ دہنی کی جرأت و جسارت نہ کرتے۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف میں کھڑا ہوا تھا، میں نے جب دائیں بائیں جانب دیکھا تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نو عمر لڑکے تھے، میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زیادہ طاقتوروں کے بیچ میں ہوتا، ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا چچا جان! مجھے ابوجہل دکھلا دیجئے، میں نے کہا کہ ہاں! لیکن بیٹے تم اسے کیا کروگے؟ اس نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میرا وجود اس کے وجود سے الگ نہ ہوگا، یہاں تک کہ ہم میں جس کی موت پہلے لکھی ہے وہ مرجائے۔

مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی، پھر دوسرے نے مجھے چھوا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں، میں نے چند ہی لمحوں بعد دیکھا کہ ابوجہل لوگوں کے درمیان چکر کاٹ رہا ہے، میں نے کہا: ارے دیکھتے نہیں! یہ رہا تم دونوں کا شکار جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے، یہ سنتے ہی دونوں نے اپنی تلواریں لیں، جھپٹ پڑے اور اسے مار کر قتل کردیا۔ (صحیح بخاری)

مسلمانو! بتاؤ آج تم میں سے کون اپنی جان ناموس رسالت پر قربان کرنے کے لئے تیار ہے؟ کون اللہ کے دشمنوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم رکھتا ہے۔

اللہ کے بندو! یاد رکھو ان کا علاج کل بھی جہاد تھا اور آج بھی جہاد ہے۔ جلد یا بدیر بالآخر یہ اسی علاج سے ہی درست ہوں گے، کل کے ابوجہلوں کا بھی یہی علاج تھا اور آج کے ابوجہلوں کا بھی یہی علاج ہے۔

۱۰:.....جس چیز نے ان کے غیظ وغضب کو بھڑکایا وہ یہ کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں باوجود مسلمانوں کی توہین و تذلیل، تنقیص وتحقیر کے دن بدن اضافہ ہورہا ہے، انہیں اور ان کے اتحادی منافقوں کو جو" ہمارے درمیان رہتے ہیں، اغیار کے لئے اپنے ملکوں کے دروازے کھول کر ان کا پرجوش استقبال اور ان کی طرف سے عطا کردہ سہولیات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔'' اسلام قبول کرنے والوں کی کثرت تعداد نے انہیں آگ

نگوں کر دیا ہے۔

۱۱:......جس چیز نے ان کافروں کو تیخ پا کیا وہ یہ کہ مسلمانوں کا اپنے اوپر ڈھائے جانے والے مظالم کے جواب میں، باوجود اس کے کہ وہ مسلمان سیاسی و عسکری طور پر ہر طرح سے کمزور ہیں، ان کافروں کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا، ان کے چھکے چھڑانا، پہلے سے زیادہ مضبوط اور منظم طریقے سے عراق میں کافروں کے مسلمانوں پر حملوں کا تابڑتوڑ جواب دینا جبکہ کافروں نے مسلمانوں کے خلاف ہر قسم کی جدید ٹیکنالوجی کا اسلحہ استعمال کر کے دیکھ لیا، لیکن ان کے تمام جدید اسباب و وسائل کو اللہ کے شیروں نے رب کے حکم سے ناکارہ کر کے آگے بڑھنے کا جو عملی ثبوت پیش کیا، جس کے نتیجے میں انہیں اپنا زوال قریب نظر آنے لگا تو انہوں نے چاند پر تھوکنے کی ناپاک کوشش کی نتیجتاً تھوک ان کے اپنے ہی اوپر آ گرا، انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنائے، ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار لہراتے دکھایا گیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند برقع پوش خواتین کو دکھایا گیا، دوسرے خاکے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامے کو بم کی شکل میں دکھایا گیا۔

ان خاکوں سے یہ باور کروانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے کہ اسلام اعلیٰ مذہب نہیں، مسلمانوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ تخریب کار تھے۔ یہ قتل و غارت کا گروہ ہے جو (نقل کفر، کفر نہ باشد) نعوذ باللہ! ایک زانی، قاتل، لٹیرے، مجنوں پیغمبر کی مجنونانہ باتوں کی پیروی کرتا ہے جس نے ایک دہشت ناک معبود بنایا جس کا نام "اللہ" رکھا۔

آخر یہ کافر اس بات کو کیوں بھول گئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرنیل المجاہدین تھے اور آپؐ کے جاں نثاروں کی سب سے بڑی تمنا، آرزو اور خواہش شہادت فی سبیل اللہ کا حصول ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں بھرپور تمنا رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں، پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہو جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں پھر (چار بارہ) زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہو جاؤں۔" (صحیح بخاری)

یہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے وہ چاہے تو بوٹی بوٹی کٹے ہوئے اعضاء کے جوڑ جوڑ میں برکت ڈال دے۔

۱۲:......آج یہ کافر اس وجہ سے بھی ڈھٹائی پر اتر آئے ہیں کہ ان کے عورت کے حق میں نعرہ آزادی لگانے، حیاء باختگی کا چٹکلے، خوبصورت پھول دار غلاف سجاوٹ میں سبق دینے اور عورت کو مرد کے شانہ بشانہ چلنے کا ڈھنڈورا پیٹنے کے باوجود مسلمان عورتوں کا ان کی ان تمام فریب کاریوں کو پاؤں کی نوک سے ٹھوکر مار دینا اور مکمل باپردہ ہو کر گھروں سے باہر نکلنا، حتیٰ کہ یورپ میں بھی مسلمان عورتوں کا پردہ نشین ہونا ان کو پسند نہیں آیا جس کے نتیجے میں انہوں نے توہین رسالت جیسے تاریخی گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا، یہ کافر اس بات سے کیوں ناآشنا ہیں کہ یہ مسلمان عورتیں امہات المومنین سیدہ خدیجہ، عائشہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنھن کی روحانی بیٹیاں ہیں اور وہ مردوں سے پہلے اپنی جانیں ناموس رسالت پر قربان کرنے کے پُرجوش جذبات رکھتی ہیں۔

عالم اسلام کے مسلم حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے اسلامی غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور کسی بھی قسم کی مصلحت اور مفادات سے بالاتر ہو کر ان ممالک کا مکمل سفارتی اور معاشی بائیکاٹ کرنا چاہئے

جنگ احد میں نازک ترین لمحات کے موقع پر جن مسلمانوں نے بے مثال جانبازی اور تابناک قربانیوں کا مظاہرہ کیا، ان میں ایک نادر کارنامہ خاتون صحابیہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا بھی ہے، جنہوں نے انتہائی پامردی و جانبازی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا۔

سنو، مسلمان مردو! تمہاری غیرت کہاں کھوگئی؟ ایک عورت، ہاں ہاں ایک عورت جو صنف نازک ہونے کے باوجود پیغمبر اسلام کا دفاع اپنے جسم پر تیر و نیزے کے وار کھا کر کرتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں دائیں اور بائیں دیکھتا ہوں تو مجھے ام عمارہؓ میرا دفاع کرتے ہوئے نظر آتی ہیں، اے ام عمارہؓ آپ کتنے عظیم حوصلے والی ہیں۔"

بتائیے آپ کی کوئی دنیاوی ضرورت ہو؟ ام عمارہ رضی اللہ عنہا جواب میں عرض کرتی ہیں: "اے اللہ کے رسول! ہم چاہتے ہیں کہ جنت الفردوس میں ہمیں آپ کی رفاقت نصیب ہو۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں تم سب جنت میں میرے رفیق ہو گے۔"

برادران اسلام! ۳۰/ستمبر ۲۰۰۵ء بروز جمعہ کو ڈنمارک کے ایک روزنامہ نے نبی پاکؐ کے ۱۲ توہین آمیز خاکے شائع کئے۔

ان خاکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

جس طرح توہین کی گئی ہے، اسے کوئی بھی ادنیٰ سے ادنیٰ اور گناہگار سے گناہگار مسلمان بھی برداشت نہیں کرسکتا، یہ کیسے ممکن ہے کہ کافر کھلم کھلا دیدہ دلیری کے ساتھ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کریں اور ہم یہ کہیں کہ اسلام شدت پسندی، تخریب کاری، دہشت گردی، زمین میں قتل و غارت گری اور فساد پھیلانے کا حکم نہیں دیتا، اسلام روشن خیالی، رواداری، عفو و درگزر اور معاملات کو سلجھانے کے لئے نرمی برتنے کا حکم دیتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی شان یوں بیان نہیں فرمائی:

"اشداء علی الکفار۔" (الفتح:۲۹)

ترجمہ: "کہ وہ کافروں پر سخت ہیں۔"

اللہ کی قسم! اگر یہ سنگین معاملہ سلامتی کے ساتھ گزر گیا تو اس سے بڑی ذلت ورسوائی والی بات کوئی اور نہ ہوگی، جو امت اپنے قائد کا دفاع کرنے کی طاقت نہیں رکھتی وہ کبھی بھی اپنے دشمنوں پر فتح ونصرت اور غلبہ حاصل نہیں کرسکتی۔

ہمیں اپنی کم ہمتی، پست حالی اور حالت ضعف ایمانی پر خوب رونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعاگو ہونا چاہئے:

"اے رب العالمین! ہماری اولاد کو ہم جیسا بزدل اور کمزور ایمان والا نہ بنانا۔"

کیونکہ ہم نے جب سے کافروں کی مصنوعات کا استعمال کیا ہے، ہم دنیا اور مال ودولت کی ہوس کے پجاری بن چکے ہیں، ہمیں شہادت کی موت سے نفرت ہوچکی ہے، ہاں اب تو ہمارے حق میں یہی چیز بہتر ہے کہ ہم نقاب پوش عورتوں کی طرح نقاب کرکے گھروں سے نکلیں تاکہ ان کافر ہیجڑوں کو آزادیٔ اظہار رائے کے نام پر ہمارا مذاق اڑانے کا موقع ہی نہ ملے، یورپ اور امریکا کے اخبارات ہولوکاسٹ کے بارے میں ایک لفظ لکھنے یا ہندوؤں کا مذاق اڑانے کی جرأت نہیں کرتے مگر مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ پیغمبر اسلام کی توہین کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، کیا گاؤ پرست ہم سے زیادہ دلیر اور بہادر ہوچکے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہماری محبتوں کے وہ بلند بانگ دعوے کہاں گئے؟ آج مسلمان حکومتوں اور ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کا کیا کردار ہے؟ مسلمان حکمرانوں کی پراسرار خاموشی کئی سوالوں کو جنم دے رہی ہے؟ آؤ ہم سب مل کر اپنی بزدلی اور کم ہمتی پر روئیں۔

عیسائیوں نے ہلاکوخان کے دور میں منگولوں کے ایک سردار نے عیسائیت اختیار کرنے کے موقع پر ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا، اس موقع پر ایک عیسائی پادری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہنا شروع کردیے۔

پاس ہی بندھا ہوا کتا اس پر جھپٹ پڑا، لوگوں نے بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرادیا، ایک شخص اس عیسائی پادری سے کہنے لگا: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے یہ کتا تم پر حملہ آور ہوا ہے۔"

اس نے طنزیہ انداز میں کہا: نہیں، یہ کتا بڑا خوددار ہے، اس کی عزت نفس نے میرے ہاتھ کے یوں یوں والے اشارے کو دیکھ کر یہ خیال کیا کہ شاید میں اسے مارنا چاہتا ہوں، یہ دیکھ کر اس نے بھونکنا شروع کردیا، پھر اس عیسائی نے دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پہلے سے زیادہ بدگوئی کرنا شروع کردی، یہ دیکھ کر کتا اپنی رسی توڑ کر شیر کی طرح جست لگا کر اس عیسائی پادری پر جھپٹ پڑا اور اپنے نوکیلے دانت اس کی گردن میں گاڑ دیے، نتیجتاً وہ شخص جہنم واصل ہوا، اس عجیب منظر کو دیکھ کر چالیس ہزار منگول حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ (درمنثور ابن حجرؒ)

اللہ کے بندو! کتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر غضبناک ہوگیا اور اس نے کس انداز سے اپنے غیرت مند ہونے کا ثبوت پیش کیا، آج ہماری غیرت کہاں رخصت ہوگئی؟

اللہ کی قسم! جمادات وحیوانات پیغمبر اسلامؐ کے دیدار کے شوق میں تڑپ گئے، کیا آج یہ شوق ہمارے اندر سے بالکل ختم ہوچکا ہے؟ جبکہ نبی مکرمؐ نے ہمارے ساتھ ملاقات اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں، صحابہ کرام علیہم اجمعین نے عرض کیا: "کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے وہ مجھ پر بنا دیکھے ایمان لائے اور میری نبوت اور رسالت کی تصدیق کی۔" (صحیح مسلم)

اے امت محمدیہ! بتاؤ کل جب تم نبی اکرمؐ کے پاس حوض کوثر پر جاؤ گے تو امام الانبیا، حبیب رب کبریاؐ تم سے پوچھیں گے "بتاؤ! دشمنان اسلام نے میری عزت وحرمت پر ڈاکے ڈالے، مجھے خوب اذیتیں پہنچائیں تو تم نے میری عزت وآبرو، حرمت وناموس کے دفاع میں کیا کردار پیش کیا؟"

اس موقع پر عالم اسلام کے مسلم حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے اسلامی غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور کسی بھی قسم کی مصلحت اور مفادات سے بالاتر ہوکر ان ممالک کا مکمل سفارتی اور معاشی بائیکاٹ کرنا چاہئے اور جب تک مجرموں کو سزا نہیں دی جاتی، عالم اسلام ان ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال نہ کرے تاکہ عالم کفر کو معلوم ہوجائے کہ مسلمان اپنے پیغمبر کی شان میں نہ کسی گستاخی کو برداشت کرسکتے ہیں اور نہ ہی اس مذموم فعل کی معافی کا کوئی سوال ہے۔

☆☆..........☆☆

جناب ابوفراز

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا

سب سے پہلے میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ نہ تو میں عالم دین ہوں اور نہ ہی لکھنے لکھانے کے فن سے آشنا۔ پچھلے کچھ عرصہ کے دوران جب اپنے ہی احباب کی زبانی تسلسل سے دور حاضر کے بعض اکابر علماء کرام اور بعض مشہور دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ اور ان کی کردار کشی کی باتیں سننے میں آئیں تو غور کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں ایک قدر مشترک ہے کہ انہوں نے بھی یہ باتیں کسی سے سنی ہیں اور ظاہر ہے کہ انہوں نے جس سے یہ باتیں سنیں وہ یقیناً ان کی نظر میں معتبر ہوں گے' تب ہی یہ احباب ان باتوں کو اپنے حلقہ میں موضوع گفتگو بنا کر ان کی تشہیر کا نہ صرف ذریعہ بن رہے ہیں' بلکہ دانستہ یا نادانستہ دشمن کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کے مقصد کی تکمیل میں ان کا ہاتھ بٹا رہے ہیں' سادہ لوح مسلمان' دشمنوں کے ہاتھوں کٹ پتلی بنا ہوا ہے اور لاشعوری طور پر اس کے ایجنڈے کو آگے بڑھا رہا ہے' یہ سب سوچ کر دل میں ٹیس اٹھی اور خیال آیا کہ مجھ جیسے بدعمل اور جاہل مسلمان کے لئے اب خاموشی مجرمانہ غفلت نہ شمار ہو جائے' اس لئے کسی بھی قسم کی اہلیت نہ ہونے کے باوجود اپنے ایک محترم کرم فرما کی خواہش اور ان کے ہمت بندھانے پر اپنے منتشر افکار کو قلم بند کرنے کی جسارت اس امید پر کر رہا ہوں کہ جس طرح ایک چڑیا اپنی چونچ میں پانی کا قطرہ لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جلائی گئی آگ کو بجھانے صرف اس امید پر چلی تھی کہ کل اللہ تعالیٰ کے حضور یہ کہہ سکے کہ: میں نے اپنی بساط کے مطابق اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی جسے تیرے خلیل کو جلانے کے لئے بھڑکایا گیا تھا۔ اسی طرح میری جب بارگاہ عالی میں پیشی ہو تو کہہ سکوں کہ یا باری تعالیٰ میری بساط بس اتنی ہی تھی۔

> دشمن کبھی قرآن مجید کی بے حرمتی کرکے' کبھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرکے' کبھی ہمارے اکابر' پیشواؤں اور علماء کرام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا اچھیلا کر اندازہ کرتا ہے کہ ہم میں اب کتنی غیرت باقی ہے۔

ذرا سوچیں! کہ ہم مسلمان جو اپنے اکابرین' پیشوا اور علماء کرام پر لگائے گئے جھوٹے اور رکیک الزامات کو مشتہر کرنے میں اپنی دنیا اور آخرت برباد کر رہے ہیں' یہ انہیں اکابرین اور علماء کرام کے وارث ہیں جنہوں نے ان تھک محنت اور مشقت اٹھا کر دین کو زندہ رکھنے کے لئے ہر دور میں اپنی جان کی بازی تک لگائی ہے اور آج بھی لگا رہے ہیں اور ان کی جوتیوں کے طفیل آج اسلام زندہ ہے۔ طلب صادق ہو تو آج بھی ان اکابرین کے ذریعہ ہر کوئی اپنی دنیا اور آخرت کی زندگی کامیاب بنا سکتا ہے' مگر کوئی چاہے بھی تو۔ ہم بس دیگر اقوام کی طرح اپنی اور اپنے بچوں کی دنیا بنانے میں کولہو کے بیل کی طرح جتے ہوئے ہیں کہ یہاں عیش وآرام اور سکون کے اسباب مہیا ہو جائیں' مگر حال یہ ہے کہ کروڑوں بلکہ اربوں کے مالک ہیں' ساری دنیاوی آسائشیں مہیا ہیں' مگر رات کو سونے کے لئے نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں۔ سوچیں کہ کل حساب کتاب کے دن کہیں ہماری اپنی اولاد ہمارے خلاف اللہ تعالیٰ کی عدالت میں استغاثہ نہ دائر کر دے کہ یا اللہ! یہ ہمارے ماں باپ تھے جنہوں نے ہمیں دین سکھایا ہی نہیں' یہ خود بھی ساری زندگی نوٹ چھاپنے کی مشین بنے رہے اور ہمیں بھی اپنے جیسا ہی بنایا تو اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ کہ جن کے لئے ہم نے اپنی ساری زندگی کھپا دی' آج وہی ہماری شکایت اللہ تعالیٰ سے کر رہے ہیں۔ آج ہماری ساری سوچ فکر اور تخیل کا محور بس یہی ایک نکاتی ایجنڈا ہے کہ کس طرح ہماری دولت میں اضافہ ہو' اس سوچ فکر سے نکل کر کچھ اور سوچنے کا ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے' جبکہ دشمن ہم پر اس قصائی کی طرح نظر رکھے ہوئے ہے جو کھال اتارنے سے پہلے جانور کے جسم کے مختلف اعضاء پر ضرب لگا کر یہ اندازہ کرتا ہے کہ اس میں کتنی جان باقی ہے' اسی طرح وہ کبھی قرآن مجید کی بے حرمتی کرکے' کبھی نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرکے' کبھی ہمارے اکابر' پیشواؤں اور علماء کرام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا پھیلا کر

انداز کرتا ہے کہ ہم میں اب کتنی غیرت باقی ہے۔

کاش! آج ہم اپنے اکابرین اور علماء کرام سے محبت اور ان کی قدر کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحیم وکریم ذات سے کامل یقین ہے کہ اس محبت اور عقیدت کو دیکھتے ہوئے ہماری تقدیر بدل دیں گے۔ ہمیں بھی ہدایت کا نور عطا فرمائیں گے اور ہمیں اعمال صالحہ کی طرف راغب فرمادیں گے اور ہمیں ناپسندیدہ اعمال سے اس طرح روک دیں گے جیسے ایک ماں اپنے بچے کو سنبھالا دیتی رہتی ہے اور بالآخر ہماری دنیا اور آخرت کو کامیابی سے ہم کنار کردیں گے۔

ایک حدیث پاک کا مفہوم بھی کچھ اس طرح ہے کہ آخرت میں انسان اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

ایک حکایت ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دھوبی کو آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ تھا بیچارہ جاہل' جب اس کا انتقال ہوا اور منکر نکیر قبر میں اس سے سوالات کرنے آئے تو وہ ہر سوال کے جواب میں بس یہی کہتا کہ میں بڑے پیر صاحب کا دھوبی ہوں' رحمان کی رحمت نے جوش مارا کہ میرے ایک ولی سے اس کو اس قدر محبت اور عقیدت ہے اور یہ محبت صرف میری رضا کے لئے ہے تو اس کی بخشش کا پروانہ جاری فرمادیا اور وہ اپنے اس اخلاص اور محبت کی وجہ سے بخشا گیا۔

تو سب مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اکابرین علماء کرام کے خلاف پھیلائی گئی کسی بات پر کان نہ دھریں' دشمن کی سائنٹیفک چالوں کو سمجھیں اور ان باتوں کو اپنے احباب کی محفل میں بھی موضوع گفتگو نہ بنائیں کہ یہ بھی تشہیر کا ایک ذریعہ ہے اور کوئی اس طرح کا موضوع چھیڑے بھی تو اسے سمجھادیں کہ خدارا! اس کی تشہیر میں حصہ دار نہ بنیں' دشمن کی گہری چال کو سمجھیں وہ تو چاہتے ہیں کہ ان اکابرین کو ایک ایک کرکے شہید کرڈالو اور جو باقی بچیں تو عام مسلمانوں کو ان سے بدظن کردو' تاکہ اشاعت دین کا کام ہی ختم ہوجائے اور مسلمان بھی عالمی برادری کے ساتھ ننگے ناچنے لگیں' اس امید پر کہ شاید یہ مضمون کچھ اساتذہ کرام کی نظروں سے گذر جائے تو ان سے انتہائی مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ طلبہ کرام کو سند والے علم سکھانے کے ساتھ پہلے سے زیادہ ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں تاکہ سند لینے کے بعد جب وہ میدان عمل میں نکلیں تو ہم جیسے جاہل مسلمانوں میں علماء کرام کے خلاف بدظنی کا باعث نہ بنیں' جس کے لپیٹے میں

> **اس امت کو توڑنے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے' اسلامی تشخص مٹانے کی دشمن کی کوششوں اور شیطانی چالوں سے عام مسلمان نہ صرف ناواقف ہے' بلکہ دانستہ یا نادانستہ ان کا آلۂ کار بنا ہوا ہے**

ہمارے اکابرین بھی شامل کئے جانے لگیں۔

مضمون انتہائی مختصر لکھنے کا ارادہ تھا' کیونکہ آج ہمارے پاس پڑھنے کے لئے وقت نہیں ہے' ورنہ حضرات علماء کرام... اللہ انہیں بہترین جزائے خیر عطا فرمائے... ایسی ایسی کتب کا ذخیرہ جمع فرماگئے ہیں کہ ان کو پڑھ کر عمل کرنے سے آج بھی آدمی اللہ کا ولی بن سکتا ہے' مگر پڑھے کون؟ عمل تو دور کی بات ہے مگر دل کالاوا ہے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہا۔

امت محمدیہ جس کو امت بنانے میں ہمارے نبی ﷺ کو کیا کیا غم اور تکلیفیں سہنا پڑیں' یہاں تک کہ اپنا خون اطہر تک بہانا پڑا' یہ تو کم وبیش سب مسلمانوں کو معلوم ہے' مگر اس امت کو توڑنے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے' مسلمانوں کا اسلامی تشخص مٹانے کی دشمن کی کوششوں اور ان کی شیطانی چالوں سے عام مسلمان نہ صرف ناواقف ہے' بلکہ دانستہ یا نادانستہ ان کا آلۂ کار بنا ہوا ہے' دشمن کے ان حربوں کی داستان تو بہت طویل ہے' جس کو دہرانے کا نہ تو یہ موقع ہے اور نہ ہی فائدہ۔ طوالت سے بچنے کے لئے پچھلی دو صدیوں پر محیط مسلمانوں کے خلاف دشمن کے سائنٹیفک حربوں اور ان کے توڑ میں جان توڑ کوشش کرنے والے اپنے اکابرین علماء کرام کی خدمات کو اختصار کے ساتھ گوش گزار کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

صلیبی جنگ میں دشمن کے اتحاد کو مسلمانوں سے جس ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا' اس نے انہیں بددل نہیں ہونے دیا' بلکہ ان کے تھنک ٹینک اپنی افرادی اور حربی برتری کے باوجود اس شکست کے اسباب جاننے اور ان کو دور کرنے کے راستے تلاش کرنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ:

۱- جب تک مسلمان ایک امت ہیں' یہ ناقابل تسخیر ہیں۔ انہیں کسی طرح ٹکڑے کرکے بکھیر دو۔ شیر اتنا زخمی ہوجائے گا کہ حملہ یا مدافعت کی سکت کھو بیٹھے گا۔

۲- مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں میں حب جاہ اور حب دنیا کے جراثیم ڈال دو' شیر اپنی بصیرت کھو بیٹھے گا۔

۳- مسلمانوں سے جذبۂ جہاد نکال دو' شیر فالج زدہ ہوجائے گا۔

۴- مسلمانوں کو دینی مدارس اور دین کی اشاعت کے مخزن یعنی علماء کرام سے دور کردو' شیر اپنی موت آپ مرجائے گا اور بھس بھرا شیر رہ جائے گا' جس سے ہمارا ہر بچہ کھیلا کرے گا' کبھی اس کے کان

مروڑ دے گا' کبھی دم اور کبھی اس پر سواری کیا کرے گا۔

اپنے ان اہداف کے مرحلہ وار حصول کے لئے انہوں نے اپنے دو محکموں یعنی سائنس اینڈ ریسرچ سینٹرز اور فوج کے ذیلی ادارے انٹیلیجنس ایجنسیز کو مزید منظم کرنا شروع کیا۔

ریسرچ سینٹرز کی ذمہ داری میں شامل تھا کہ وہ نہ صرف دشمن کو تباہ کرنے کے لئے تباہ کن ہتھیار تیار کریں' بلکہ انسانی ذہن تک رسائی حاصل کرکے اسے اپنے مفاد میں استعمال کرنے اور اس کو اعصابی طور پر مفلوج کرنے کے نفسیاتی طریقے بھی دریافت کریں۔

ایجنسیز کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل تھا کہ وہ مسلمان امت سمیت دنیا کی دیگر مخالف طاقتوں کے ٹکڑے کرنے' ان کے مورال کو گرانے اور انہیں معاشی طور پر اپنا محتاج بنانے کے لئے ہر حربہ استعمال کریں۔

اس طرح پوری تیاری کے بعد دشمن نے پہلے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے کہیں پیسہ استعمال کرکے' کہیں حکومت اور جاگیریں دینے کا وعدہ کرکے' کہیں زبان کی بنیاد پر تعصب کو ہوا دے کر' کہیں خاندانی اور نسلی برتری کا احساس دلا کر' مسلمانوں کو آپس میں اس قدر بدظن کر دیا کہ بالآخر خلافت کا شیرازہ بکھر گیا اور امت' لسانی' جغرافیائی اور نسلی بنیاد پر ٹکڑوں میں بٹ گئی' اس کے لئے دشمن کو کوئی جنگ نہیں لڑنا پڑی' اپنا جانی نقصان بھی نہیں برداشت کرنا پڑا' اس سارے عمل میں استعمال بھی مسلمان ہوئے اور متاثر بھی وہ خود ہی ہوئے یعنی مسلمان کا جوتا اور اسی کا سر۔ اس دوران مسلمانوں کے تھنک ٹینک یعنی علماء کرام نے بھرپور کوششیں کیں کہ مسلمان کسی طرح دشمن کی چال کو سمجھیں' ایک ایک گروہ اور ان کے لیڈرز کے پاس کہیں انفرادی اور کہیں وفد کی صورت میں ملاقاتیں کیں اور انہیں سمجھانے کی مقدور بھر کوششیں کیں' مگر تقدیر کا لکھا کچھ اور تھا اور وہ ان ناسمجھ مسلمانوں کے جذباتی سیلاب کو نہ روک سکے اور بھیگی آنکھوں' آہوں اور سسکیوں کے ساتھ مسلمانوں کے سفینہ کو ڈوبتے ہوئے دیکھتے رہے۔

اپنے اکابرین اور علماء کرام کی باتوں پر کان نہ دھرنے اور اپنے حب جاہ اور حب دنیا سے سرشار لیڈروں کے جذباتی نعروں میں اپنے بہتر مستقبل کے متلاشی عام مسلمانوں کے غلط فیصلوں کے سبب دشمن نے اپنے پہلے ہی ہلہ میں مسلمانوں کے خلاف ایک ساتھ دو مرحلے طے کر لئے یعنی امت کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں میں حب جاہ اور حب دنیا کے جراثیم اتنی مقدار میں داخل کر دیئے کہ وہ اس بیماری سے چھٹکارا ہی نہ پاسکیں' بلکہ یہ بیماری کینسر کے مرض کی طرح آج تک بڑھتی ہی جا رہی ہے ...کچھ اسی طرح کا کھیل برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ سانحہ مشرقی پاکستان کے موقع پر دیکھنے کو ملا' اس موقع پر بھی علماء کرام کی بات کسی نے نہیں سنی...

مسلمانو! تم لاکھ کوشش کرلو' اپنا سب کچھ اغیار سے بدل ڈالو' مگر پھر بھی عالمی برادری کبھی تمہیں اپنے برابر جگہ نہ دے گی۔ آج ترکی کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ سب کچھ کر گزرنے کے باوجود یورپی یونین انہیں اپنے برابر جگہ دینے پر تیار نہیں۔

شیر کے حملہ یا مدافعت کی صلاحیت مجروح اور اس کی بصیرت ختم کرکے' جنگل کے گیدڑ اور لومڑی مختلف سرسبز علاقوں کی تلاش میں نکل پڑے' تاکہ وہاں اپنی حکومتیں قائم کر سکیں' انہیں میں سے ایک نے برصغیر میں قدم رکھا' کچھ عرصہ ان کے تھنک ٹینک نے اپنے بقیہ اہداف حاصل کرنے کی کوششیں شروع کرنے سے پہلے تجارت کے نام پر یہاں کے معروضی حالات کا باریک بینی سے جائزہ لینا شروع کیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہاں آباد تمام اقوام میں اکثریت ہندوؤں کی ہے' جن پر پہلی اقلیت مسلمانوں کا خوف اور ہیبت اس قدر طاری ہے کہ کسی بھی علاقہ میں دس بیس مسلمان سینکڑوں ہندوؤں پر بھاری ہیں۔ دوسری اقلیتوں میں سکھ وہ قوم ہے جس سے کام نکالا جا سکتا ہے' باقی اقلیتیں کسی گنتی میں نہیں ہیں' پھر ایک طرف شیخ عبدالقادر جیلانیؒ خواجہ معین الدین چشتیؒ مجدد الف ثانیؒ' شاہ ولی اللہؒ اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ جیسے اولیاء اللہ کے خداموں سے اس مذہب کے سوتے پھوٹ رہے ہیں' دوسری طرف ابوالفضل اور فیضی جیسے دین کا علم رکھنے والے بھی موجود ہیں' علمیت کا یہ عالم کہ بغیر نقطہ والے الفاظ سے قرآن کی تفسیر لکھ سکتے ہیں مگر بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے اس کو تعظیمی سجدہ کو جائز ہونے کا فتویٰ بھی دے سکتے ہیں' یہاں ایک طرف محمد علی جناح اور لیاقت علی خان جیسے اخلاص والے بھی موجود ہیں اور میر جعفر اور میر صادق جیسے غداروں کو بھی تلاش کرنا ممکن ہے اور بھولے بھالے مسلمان بھیڑوں کی طرح ہر ایک کے پیچھے چل سکتے ہیں' ان سب باتوں کا ادراک کرتے ہوئے ان کے تھنک ٹینک نے اپنا پرانا حربہ یعنی دشمن کا جوتا دشمن کا سر والے فارمولے پر بہت غور وخوض کے بعد ایکشن پلان ترتیب دیا۔

سب سے پہلا وار اس نے یہاں کے تعلیمی نظام پر کیا' لارڈ میکالے نے ہندوستانی باشندوں کے لئے ایک نئے تعلیمی نظام کی سفارش کی اور اس غرض کے لئے اس نے ایک طویل یادداشت مرتب کی جس

میں اسلامی اور معاشرتی علوم کا پوری ڈھٹائی سے مذاق اڑایا' مسلمان علماء پر بے بنیاد الزامات لگائے اور آخر میں صاف لکھا کہ:

''ہمیں اس وقت یہاں ایک ایسا طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہئے جو ہمارے اوران کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض انجام دے سکے' جن پر ہم اس وقت حکمراں ہیں' ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو' مگر ذوق' طرز فکر' اخلاق اور فہم وفراست کے نقطۂ نظر سے انگریز''۔

اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے اس کے نزدیک تیس سال کی مدت کافی تھی' اس نظریہ پر عمل درآمد کی بنیاد بھی انہوں نے انہیں خوش کن نعروں پر رکھی کہ اچھی روٹی' کپڑے اور مکان کا حصول' معیار زندگی کا بہتر ہونا' عالمی برادری کے ساتھ چلنے کے قابل ہونا اور ترقی یافتہ قوم کہلانا' دنیاوی آسائشوں کے ساتھ پُر سکون زندگی کا حصول۔ ان پُر فریب نعروں میں نا صرف دوسری اقوام بلکہ مسلمان بھی بہنے شروع ہوگئے۔ دورنبوی سے لے کر تیرہ صدیوں پر محیط اپنے عظیم الشان اسلامی تعلیمی نظام کو فرسودہ بتایا اور سمجھایا گیا' جبکہ اسی نظام نے اس وقت جب عالمی برادری جہالت اور ظلمات کے سمندر میں غوطے کھا رہی تھی' دنیا کو عظیم مفکرین سائنس دان اور دانش ور مہیا کئے۔ حکیم ابن سینا اور حکیم جالینوس جیسے طب کے ماہر پیدا کئے' جن کے شاگردوں نے دنیا میں علوم وفنون کو بام عروج پر پہنچایا' محمد بن قاسمؒ طارق بن زیادؒ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور محمود غزنویؒ جیسے سپہ سالار پیدا کئے' جن کے آگے دشمن خس وخاشاک کی طرح بہہ جاتا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر اورنگ زیب عالمگیرؒ تک بے شمار ایسے حکمراں پیدا کئے جن کے طرز حکمرانی کی عالمی برادری کوئی نظیر نہیں پیش کرسکتی۔ یہ سب باتیں مسلمانوں کے ذہنوں سے منادی گئیں۔

مسلمانوں کے اس بہاؤ میں دشمن کو بہت سے مسلمان دانشور بھی مل گئے جنہیں ''سر'' کے خطاب سے نوازا گیا اور اپنے سر آنکھوں پر بٹھایا گیا اور یہ ''سر'' کے خطاب یافتہ کلہاڑی سے مسلمانوں کی جڑوں پر وار کرنے کے مشن پر لگ گئے یعنی مسلمانوں کا جوتا انہیں کا سر۔

پھر جو مسلمان ان کے نظام کے تحت فارغ ہوتا'

> مسلمانوں نے دنیا کو عظیم مفکرین سائنس دان اور دانش ور مہیا کئے۔ حکیم ابن سینا اور حکیم جالینوس جیسے طب کے ماہر پیدا کئے' جن کے شاگردوں نے دنیا میں علوم وفنون کو بام عروج پر پہنچایا' محمد بن قاسمؒ طارق بن زیادؒ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور محمود غزنویؒ جیسے سپہ سالار پیدا کئے

اسے اعلیٰ حکومتی عہدوں اور خطابات سے نوازا جاتا' ان کی عزت اور اکرام کیا جاتا جس سے عام مسلمانوں میں یہ خیال پختہ ہوتا گیا کہ آج کے زمانے میں اپنے بچوں کو جدید تعلیمی نظام کے تحت تعلیم دلانا ناگزیر ہے۔ اس طرح بیوروکریسی کے وجود کی داغ بیل ڈالی جو مسلمانوں کو دیمک کی طرح چاٹنے لگی۔

اس جدید تعلیمی نظام میں بچوں کی ذہن سازی کی جاتی اور نہ صرف انہیں دینی علوم سے دور رکھا جاتا بلکہ آہستہ آہستہ ان کے حلیۂ ادب' آداب' طرز معیشت ومعاشرت بلکہ لباس تک کو فرسودہ اور دقیانوسی ظاہر کرتے ہوئے اپنے طرز کے یونیفارم اور کلچر کو جدید کلچر کے نام پر رائج کیا جانے لگا۔ اس طرح ہمارے ان نونہالوں کے ذہنوں سے اسلامی تشخص اس طرح کھرچ کھرچ کر نکالا جانے لگا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات نہ پیدا ہو کہ ہمارے نبی ﷺ نے بھی ہمارے لئے ایک کلچر ترتیب دیا تھا جو ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی دلانے والا تھا' کل ہم کس منہ سے ان کا سامنا کریں گے' مسلمانوں کو اس سوچ سے بھی دور کردیا کہ تم لاکھ کوشش کرلو' اپنا سب کچھ اغیار سے بدل ڈالو مگر پھر بھی عالمی برادری بھی تمہیں اپنے برابر جگہ نہ دے گی۔ آج ترکی کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ سب کچھ کرگزرنے کے باوجود یورپی یونین انہیں اپنے برابر جگہ دینے پر تیار نہیں۔

اس جدید تعلیمی نظام کے تحت تعلیم وتربیت سے گزرا ہوا طبقہ وہی لارڈ میکالے کے افکار والا طبقہ بنا جو اس کے مطابق خون اور رنگ کے لحاظ سے تو ہندوستانی (پاکستانی) ہے مگر ذوق' طرز فکر' اخلاق اور فہم وفراست کے نقطۂ نظر سے انگریز۔

آج بھی ہم ہزاروں روپے ماہانہ فیس ادا کرکے اپنے بچوں کو اسی طبقہ میں شامل کروانے میں سرگرداں ہیں اور اس پر فخر اور اطمینان بھی محسوس کرتے ہیں۔ پھر اس طبقہ کی پیداوار کو بے انتہاء نفع بخش محسوس کرتے ہوئے اس کے بے شمار کارخانے جگہ جگہ لگتے چلے گئے جس سے اس کی پروڈکشن میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہونے لگی' اور دشمن کا تھنک ٹینک بے فکر ہوگیا کہ اب یہ مرض لاعلاج ہوگیا ہے اور موت ہی انہیں اس سے چھٹکارا دلاسکتی ہے۔

اس پورے عمل میں دشمن کو نہ تو کوئی جنگ لڑنا پڑی اور نہ ہی اپنا کوئی جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس عمل میں استعمال بھی مسلمان ہوئے اور متاثر بھی وہی ہوئے۔

(جاری ہے)

گزشتہ سے پیوستہ

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

محمد حامد سراج

امیر شریعتؒ نے ۱۹۲۱ء سے برطانوی سامراج سے اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے جو مہم شروع کی تھی، جو شعلہ سینے میں جلا کر نکلے تھے، ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو جب یہ مراد بر آئی تو آپ کی جوانی ڈھل رہی تھی، عمر مبارک ستاون سال ہو چکی تھی، بیماریاں یکے بعد دیگرے دستک دے رہی تھیں، انہی دنوں درد گردہ کی شدید تکلیف ہوئی، خان گڑھ میں ایک سال خاموشی سے گزر گیا، ۱۹۴۸ء میں ملتان تشریف لائے۔

ابھی پاکستان کی جڑیں مضبوط نہ ہوئی تھیں، دشمنوں کی اس ملک پر نظر تھی کہ ایک اندرونی فتنے نے سر اٹھایا۔ مرزائیوں کے اخبار الفضل ۵/ اپریل ۱۹۴۷ء میں ان کا یہ الہامی عقیدہ شائع ہوا:

”پاکستان کا وجود عارضی ہے اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں (ہندو، مسلمان) جدا جدا رہیں گے مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے، بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ ”اکھنڈ“ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔“

اس بیان نے امیر شریعتؒ کے دل میں آگ لگادی بڑھاپے کی کمزوریوں کے باوجود وہ میدانِ عمل میں آگئے، ملتان میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

”عزیز نوجوانو! میں پورے ایک سال سے ارادتاً خاموش ہوں اور نہ اب تقریر کرنے آیا ہوں، ظاہر ہے میں تم سے کہوں تو کیا کہوں؟ جو کہنا چاہتا ہوں وہ تم نہیں سنتے اور جو تم سنتے ہو وہ میرے بس میں نہیں، میرے پاس اللہ کی ایک کتاب ہے جسے میں معاشرہ انسانی کے لئے ضابطۂ حیات سمجھتا ہوں اور اسی کی تبلیغ گزشتہ چالیس سال سے کر رہا ہوں تم مانتے نہیں ہو اور میں خاموش نہیں رہ سکتا، جب بھی خطرے کی کوئی بات دیکھتا ہوں تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا باہر نکل کر بھونکتا ہوں کہ چور دیواریں توڑ رہے ہیں مگر تم چور کو تو دیکھتے نہیں الٹا مجھے مارنے دوڑتے ہو کہ کم بخت سونے نہیں دیتا، مگر کیا کروں عادت سی بن گئی ہے، بیماری نے میرا کچومر نکال دیا ہے، سارا جسم بغاوت پر اتر آیا ہے، ہوئی بھی تو کم نہیں اس کم بخت کے ساتھ، بغاوت نہ کرے تو کیا کرے؟

مرزا بشیر الدین محمود نے ایک الہام شائع کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ ”میں نے ایک رؤیا (خواب) دیکھا ہے جس کے معنی ہیں کہ گاندھی آئے ہیں اور حضور کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں اور ذرا سی دیر میں اٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کردی۔“ اس خواب، اس الہام کی تعبیر میں وہ خود ہی (مرزا بشیر الدین محمود) کہتا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان اکھنڈ ہو جائیں گے۔

میں تم سے پوچھتا ہوں مسلمانو...! جس ملک کو دس ہزار بیٹیوں کی آبرو دے کر اور چالیس لاکھ مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کے بعد حاصل کیا ہے، اسے کیا پھر ہندوستان کے ساتھ ملانے کے ارادے ہیں؟

مسلمانو.... مرزائیت کے یہی ناپاک ارادے مجھے گھر کی چار دیواری سے نکال کر تمہارے سامنے لے آئے ہیں، ورنہ اب میں تھک چکا ہوں، رہی سہی کسر بیماری نے پوری کردی ہے، میں ایک عظیم خطرے سے تمہیں پھر آگاہ کرنے آیا ہوں، مرزائیوں کے ناپاک عزائم خدا جانے کیا رنگ لائیں گے، انگریز گورنر اپنی روحانی اولاد کو چناب کے اس پار جو قیمتی زمین کوڑیوں کے بھاؤ دے گیا ہے، یہ کوئی مذاق نہیں ہے، انگریزوں کا یہ خود ساختہ پودا پاکستان میں بیٹھ کر بھی برطانیہ کی جاسوسی کر رہا ہے۔

میری حکومت نے اگر اس طرف توجہ نہ دی تو مجھے ڈر ہے اس ملک پر مرزائیوں کا قبضہ ہو جائے گا، میں اپنے پیارے وزیراعظم کی خدمت میں گزارش

کروں گا کہ وہ اس سیاسی ٹولے پر خصوصی نظر رکھیں۔"

ملک کے تمام اخبارات نے اس تقریر کو شائع کیا، اسی سال صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ نے ایک بھاری غلطی کی اور چھ مرزائی امیدواروں کو ٹکٹ دے دیئے، ایک بار پھر امیر شریعتؒ نے ان علاقوں کا دورہ کیا، تقریریں کیں، جہاں سے یہ امیدوار کھڑے تھے ان تقاریر کا یہ اثر ہوا کہ تمام مرزائی ہار گئے۔

مرزائیوں نے اپنے طور پر پاکستان کو ہر طرح کمزور کرنے کی کوشش کی۔ ۹/مئی ۱۹۵۱ء کو برکت علی ہال لاہور میں ایک کنونشن ہوا، جس میں امیر شریعتؒ بھی شریک ہوئے اس اجلاس کے اختتام پر پورے مغربی پاکستان میں مرزائیت کے...... خلاف تحریک کا آغاز ہوا۔

انہی دنوں مرزا بشیر الدین محمود کے مختلف خطبات "الفضل" میں شائع ہوئے، جس میں اس نے کہا:

"احمدیت کے مخالف عنقریب مرزا صاحب یا ان کے کسی جانشین کے سامنے مجرموں کی طرح پیش ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ بشیر الدین محمود ۳/جنوری ۱۹۵۲ء)

"احمدیوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ فوجی محکموں کی طرح گورنمنٹ کے دوسرے محکموں میں بھرتی ہونے کی کوشش کریں تاکہ تبلیغی پروگرام کو تقویت پہنچے۔"

(خطبہ جمعہ بشیر الدین محمود الفضل ۱۱/جنوری ۱۹۵۲ء)

امیر شریعتؒ کی صحت روز بروز گرتی جارہی تھی، ان کے ذاتی معالج حکیم عطاء اللہ خان انہیں کسی قسم کے سفر کی اجازت نہیں دیتے تھے، مگر مرزائیوں کے اس قسم کے بیانوں پر آپ کا خاموش بیٹھنا ناممکن تھا، تحریک راجپال کے بعد یہ دوسرا موقع تھا کہ امیر شریعتؒ مرزائیت کے خلاف اس قدر جذباتی ہوگئے تھے کہ اس سے پیشتر انہیں کبھی اتنا متشدد نہیں دیکھا گیا۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے آگے "لا نبی بعدی" کا جملہ ہر مجمع میں کہتے اور عوام کو تاکید کرتے کہ مقام نبوت ایسے خطرناک موڑ پر آن پہنچا ہے کہ "اگر آج اس کی حفاظت نہ کی گئی تو قیامت کے دن ہم سب کی بخششوں کا کوئی امکان نہیں ہوسکتا۔"

تحریک دن بدن زور پکڑتی گئی حکومت نے خاطر خواہ توجہ نہ دی اور مرزائی کھل کر کھیلتے رہے امیر شریعتؒ کی تقاریر جاری رہیں۔

۲۶/فروری ۱۹۵۳ء کو آرام باغ کراچی میں امیر شریعتؒ نے ایک تاریخی تقریر کی جس میں حکومت سے کہا گیا کہ ملک میں مرزائی جو کچھ کرتے رہیں انہیں کھلی چھٹی ہے ان کے مقابل اگر مسلمان اپنے دینی عقائد اور اسلامی روایات کو تبلیغ کریں تو اسے سرکاری اثر ڈال کر بند کرانے کی کوشش کی جاتی ہی، انہوں نے حکومت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پوری قوم متفقہ طور پر مطالبہ کررہی ہے۔

لیکن ارباب اقتدار کے بہرے کانوں تک کوئی آواز نہیں پہنچ رہی، مسلمانان پاکستان نے تاج و تخت ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے اور مرزائی وزیر خارجہ کو وزارت سے برطرف کرنے کے متعلق حکومت سے جو مطالبات کیے تھے، ارباب اقتدار مطالبات کو تسلیم نہیں کررہے اور مختلف حیلوں بہانوں سے تحریک کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے: "گویا خواجہ ناظم الدین بھی بشیر الدین محمود کے ہاتھ پر بیعت کرچکے ہیں، جبھی تو مرزائیوں کے متعلق پوری قوم کے مطالبات کو در خور اعتنا نہیں سمجھ رہے، مجھے خصوصی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ خواجہ ناظم الدین اور مرزائیوں کے درمیان کوئی رشتے ناطے طے ہوچکے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو مسلمان کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کریں گے۔"

رات دو بجے کے قریب یہ اجتماع ختم ہوا تمام رہنما دفتر تحفظ ختم نبوت (بندر روڈ کراچی) میں آرام کرنے چلے گئے، ابھی انہیں نیند بھی پوری طرح نہ آئی تھی کہ پولیس نے عمارت کو گھیرے میں لے لیا اور تمام رہنماؤں کو جو اس وقت موجود تھے گرفتار کرلیا، جس میں امیر شریعتؒ اور ان کے رفقاء مولانا سید ابو الحسنات قادری، ماسٹر تاج الدین انصاری، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا تجمل حسین اختر، سید مظفر علی شمسی اور مولانا عبدالرحیم جوہر قابل ذکر ہیں۔

امیر شریعتؒ کی گرفتاری کے بعد مغربی پاکستان سے سینکڑوں افراد کو گرفتار کرلیا گیا، سارے ملک نے بغاوت کی شکل اختیار کرلی ہر شہر میں حکام اور عوام کے درمیان تصادم ہوا، شہروں میں ہڑتال کردی گئی، سرکاری عمارات کو نقصان پہنچایا گیا ریل کی پٹریاں اکھاڑ دی گئیں، ان حالات کو دیکھتے ہوئے، ۶/مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور شہر فوج کے حوالے کردیا گیا۔

تمام رہنماؤں کو کراچی جیل میں رکھا گیا، جیل میں سپرنٹنڈنٹ عنایت اللہ خان حیدرآبادی نے امیر شریعتؒ اور ان کے رفقاء سے کہا: "آپ حضرات جن کوٹھریوں میں لائے گئے ہیں، یہ وہی خوش بخت کوٹھریاں ہیں جہاں ۱۹۲۱ء میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شوکت علی، ڈاکٹر سیف الدین کچلو بغاوت کے جرم میں رہ چکے ہیں....." یہ سننا تھا کہ انگریزی اقتدار اور جور و ستم کی پوری تاریخ نقش پر دیوار بن کر ابھر آئی، امیر شریعت نے جیل کے در و دیوار سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"اے اونچی دیوارو، آہنی دروازو تم گواہ رہنا کہ اگر مولانا حسین احمد مدنیؒ

مولانا محمد علی جوہر اور ان کے رفقاء وطن عزیز کی آزادی کے لئے ۱۹۲۱ء میں تمہارے مصائب جھیل سکتے ہیں تو ۱۹۵۳ء میں عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس کے ساتھی بھی خاتم الانبیاء کی آبرو کے لئے تمہارے مصائب و آلام سے خائف نہیں ہوں گے۔"

خواجہ ناظم الدین کی جگہ مسٹر محمد علی بوگرہ کو جو ان دنوں امریکا میں پاکستان کے سفیر تھے، نیویارک سے بلوا کر پاکستان کا وزیراعظم مقرر کر دیا گیا۔

۲۷/اپریل ۱۹۵۳ء کو امیر شریعتؒ اور ان کے رفقاء کو سکھر جیل منتقل کر دیا گیا، سکھر جیل کا انتظام انتہائی ناقص تھا اوپر سے گرمی کی شدت ... امیر شریعتؒ کی بیماریوں نے اور زور پکڑا، جسم کی عمارت بہت بوسیدہ اور کمزور ہو چکی تھی، حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ اگر آپ سب معافی مانگ لیں اور تحریک سے لاعلمی ظاہر کر دیں تو آپ کو رہا کر دیا جائے گا لیکن امیر شریعتؒ نے ہر پیشکش ٹھکرا دی کچھ عرصہ لاہور جیل میں گزارنے کے بعد جب رہائی ہوئی تو آخری دن ملتان میں گزارے، فالج کے ایک دو حملے ہوئے مگر اتنے شدید نہ تھے۔ ۶/مارچ ۱۹۶۱ء کو فالج کا تیسرا حملہ کافی شدید ہوا، جس کا اثر زباں اور گلے پر پڑا، امیر شریعت کی زبان گفتگو سے عاری ہوگئی، گلا بند ہو چکا تھا، انہی دنوں لاہور سے دوسرے احباب کے علاوہ شیخ حسام الدین بیمار پرسی کے لئے ملتان آئے، تو امیر شریعتؒ نے شیخ صاحب کے کان میں کہا۔

"میری زندگی میں مجھے اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ عطاء اللہ یہ زبان بھی تیری نہیں، میری ہے میں جب چاہوں اسے چھین بھی سکتا ہوں۔"

کچھ عرصہ نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے، بعدازاں انہیں لاہور لایا گیا، ڈاکٹرز اور حکماء دونوں علاج کرتے رہے، زندگی اور موت کا فاصلہ دھیرے دھیرے کم ہوتا رہا اور بالآخر لاہور سے پھر ملتان واپسی ہوئی اور پچیس روز بعد رات ڈھائی بجے اچانک طبیعت خراب ہوگئی، حکیم عطاء اللہ خان اور ان کے صاحبزادے حکیم حنیف اللہ خان اسی وقت آ پہنچے، سارا دن جان توڑ کوشش کرتے رہے، زندگی اور موت باہم دست و گریبان تھیں۔ مغرب کے وقت برصغیر کا یہ عظیم خطیب زندگی کے قریباً بہتر (۷۲) برس گزار کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆☆.........☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

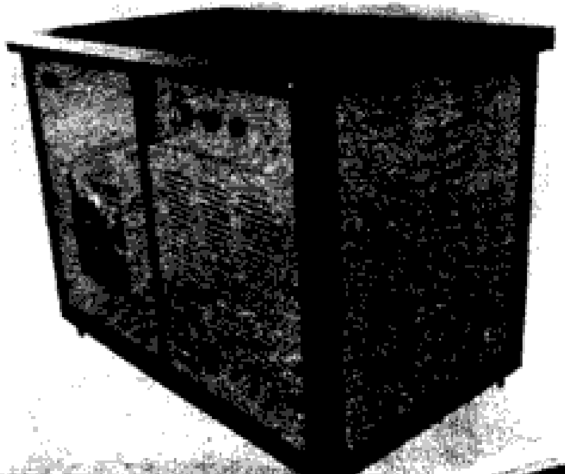

ICEBERG (Water Chiller)
Model: WC-HS

فلاحی اداروں کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

لائٹ ورکنگ ایریا کیپیسٹی 300 افراد کے لئے
ہیوی ورکنگ ایریا کیپیسٹی 200 افراد کے لئے

رابطہ سیل: 0333-2126720
فیکس: 021-6369077
E-mail:monir@super.net.pk

تیسری قسط

مولانا محمد عثمان منصور پوری

انبیاء کی شان میں مرزا کی گستاخیاں

مرزا قادیانی کی طرف سے توہین انبیاءؑ وصحابہؓ وصلحاء کا ارتکاب

ہر عقلمند انسان جانتا ہے کہ انبیاءؑ کرام خداوند قدوس کے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں جن کی ظاہری و باطنی تربیت باری تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے۔اس لئے وہ اخلاقیات کے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں وہ عام انسانوں کے ساتھ بھی فحش گوئی وبدزبانی کا شیوہ نہیں اپناتے چہ جائیکہ انبیاءؑ علیہم السلام کی مقدس جماعت کے کسی فرد کے بارے میں وہ کوئی توہین آمیز جملہ زبان سے نکالیں، کسی نبی کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ صلحاءؒ وانبیاءؑ کے بارے میں بدزبانی کرے، لہذا مسیلمہ پنجاب مدعی نبوت کاذبہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیاءؑ وصلحاءؒ کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں وہ کذاب ودجال ہونے کی روشن دلیلیں ہیں۔مرزا نے خود لکھا ہے:

(الف): ''وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے، جو خدا کے برگزیدہ ومقدس لوگوں کو گالیاں دے۔''

(مرزا کا آخری لیکچر لاہور البلاغ المبین ص ۱۹)

(ب): ''جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹری جتنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں۔''

(ست بچن مصنفہ مرزا قادیانی در خزائن ص ۱۲۰ ج ۱۰)

لعین قادیان نے سب سے زیادہ توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی، کی ہے اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایک دعویٰ اپنے بارے میں یہ کر رکھا ہے کہ احادیث شریفہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی جو اطلاعات دی گئی ہیں، ان کا مصداق میں ہی ہوں، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو انتقال فرما چکے ہیں، وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بعض خاص مشابہتوں اور مناسبتوں کی وجہ سے مجھے ہی مجازاً عیسیٰ اور مسیح کہا گیا ہے۔اس طرح وہ اپنے معتقدوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ جس مسیح کا انتظار تھا وہ میں ہوں اور سیرت و کردار کے لحاظ سے مسیح ناصری کے مقابلہ میں بلند ہوں، لہذا افضل کو چھوڑ کر ادنیٰ کا انتظار کرنا عقل کے خلاف ہے چنانچہ اس کا مشہور شعر ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ در خزائن ج ۱۸)

مرزا کا ایک فتویٰ:

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۳۹۰ در خزائن ج ۲۳)

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین وتحقیر کی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

(۱) ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے۔'' (اعجاز احمدی در خزائن ص ۱۳۱ ج ۱۹)

(۲) ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح حاشیہ خزائن ص ۷۱ ج ۱۹)

(۳) ''مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خودبین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ ص ۲۳ ج ۳ نور القرآن در خزائن ص ۳۸۷ ج ۹)

(۴) ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔''

(چشمہ مسیحی در روحانی خزائن ص ۳۴۶ ج ۲۰)

(۵) ''عیسائیوں نے بہت سے آپ (عیسیٰ علیہ السلام۔ناقل) کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

یہ صاف طور پر قرآن کریم سے معارض ہے قرآن کہتا ہے:

ترجمہ: ''ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بہت سے بین معجزے دیئے۔''

(البقرہ: ۸۷)

(۶) ''مسیح کے معجزات اور پیشین گوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔''

(ازالہ اوہام درخزائن ص۱۰۶ ج۳)

(۷) ''جو اس یہودی فاضل نے حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئیوں پر اعتراض کئے ہیں وہ نہایت سخت اعتراض ہیں بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبوں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اس کے حوالے کریں گے۔'' (اعجاز احمدی درخزائن ص۱۱۱ ج۱۹)

اس حوالے میں اگرچہ مرزا قادیانی نے یہودی فاضل کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئیوں پر اعتراضات نقل کئے ہیں مگر اس کا اصل مقصد خود حضرت عیسیٰؑ پر تنقیص واہانت تھی کیونکہ مرزا محمود نے لکھا ہے:

''کسی کو گالی دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوا کرتا ہے کہ دوسرے کی طرف گالی منسوب کر کے اس کا ذکر کیا جائے جیسے کوئی اپنے منہ سے تو حرامزادہ نہ کہے مگر یہ کہہ دے کہ فلاں شخص آپ کو حرامزادہ کہتا تھا یہ بھی گالی ہوگی جو اس نے دوسرے کو دی گو دوسرے کی زبان سے دلوائی۔''

(احرار کے مباہلہ کا چیلنج ص۱۰)

(۸) ''ایک دفعہ حضرت عیسیٰ زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہوگئے (نادان لوگوں نے انہیں خدا بنالیا۔ ناقل) دوبارہ آکر وہ دنیا میں کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔'' (اخبار بدر ۹ مئی ۱۹۰۷ء ص۵)

(۹) ایک طرف تو مرزائے لعین اعتراف کرتا ہے کہ انبیاءؑ کا خاندان ہمیشہ پاک ہوتا ہے۔ دوسری طرف حضرت عیسیٰ کی شان میں اس کی دریدہ دہنی دیکھئے:

''آپ (یسوع) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم درخزائن ص۲۹۱ ج۱۱)

(۱۰) اور اس ظالم نے اپنے خیال فاسد کی تائید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا مضمون آیت کریمہ سے نکالنے کی جسارت بھی کی ہے۔ سنئے:

''مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' (اپنے نفس کو عورتوں سے باز رکھنے والا) رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(حاشیہ دافع البلاء خزائن ص۲۲۰ ج۱۸)

مطلب صاف ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ شراب وشباب سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

(۱۱) ''مجھے وہ قوتیں عطا کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں، تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے، اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔''

(حقیقۃ الوحی خزائن ص۱۵۷ ج۲۲)

اس گستاخ اور کمینہ شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو گندی اور اہانت آمیز باتیں اپنی تالیفات میں درج کی ہیں ان کے چند نمونے بہت اختصار کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔

ان گندی گالیوں کی بنا پر جب مرزا قادیانی پر اعتراضات ہوئے تو تاویلات رکیکہ شروع کردیں۔

پہلی تاویل رکیک:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں نہیں دی گئیں بلکہ اناجیل کے بیانات کی بنیاد پر یسوع کو دی گئیں ہیں جو کوئی دوسرا شخص مدعی الوہیت تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے، پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ص ۲۹۳ ج ۱۱)

ابطال:

یہ تاویل غلط ہے کیونکہ اول تو مرزا نے خود یسوع اور مسیح کو ایک شخصیت قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

(۱) "یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں، تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا۔"

(حاشیہ چشمہ مسیحی در روحانی خزائن ص ۳۸۱ ج ۲۰)

(۲) "دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(توضیح مرام در روحانی خزائن ص ۵۲ ج ۳)

دوسرے یہ تاویل اس لئے بھی غلط ہے کہ مرزا نے صاف طور پر عیسیٰ اور مسیح کا نام لے کر بکواس کی ہے۔

دوسری تاویل رکیک:

مرزا قادیانی نے ان گالیوں کی یہ بھی تاویل کی ہے کہ جب پادریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو ہم نے بھی مجبور ہو کر عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مذکورہ واقعات یہودیوں سے لے کر عیسائیوں کے سامنے پیش کر دیئے۔

۱: ابطال:

یہ تاویل بناوٹی ہے کیونکہ مرزا کہتا ہے:

"مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب در روحانی خزائن ص ۴۹۱ ج ۱۵)

"مختلف فرقوں کے بزرگ، ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ در روحانی خزائن ص ۹۲ ج ۱)

معلوم ہوا کہ یہ صرف بہانہ ہے کہ عیسائیوں کے جواب میں حضرت عیسیٰ کو برا بھلا کہا گیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بزرگ ہادی اور نبی تو کیا مانتا بلکہ ایک شریف انسان بھی نہیں مانتا، کیونکہ اسکا قرآن پر ایمان ہی نہیں، اگر وہ قرآن کو کلام الٰہی مانتا جس سے حضرت عیسیٰ کی نبوت قطعی و یقینی طور پر ثابت ہے تو وہ حضرت عیسیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال نہ کرتا۔

(۲) یہ تہمتیں اور گالیاں جوابی و الزامی اس لئے بھی قرار نہیں دی جا سکتی کہ "دافع البلاء" کے مخالف زیادہ تر علماء اسلام ہیں اور اس میں مرزا ان کو سمجھا رہا ہے کہ یہ گندی اور فحش باتیں میرے نزدیک (نعوذ باللہ) ایسے سچے قصے ہیں کہ انہی کی وجہ سے حضرت عیسیٰ کو حضور کے خطاب سے محرومی رہی۔ اس بارے میں اس کی عبارت اوپر نقل کی جا چکی ہے۔ پھر پڑھ لیجئے۔

نیز اس نے تحریر: ۵ میں معجزات حضرت عیسیٰ کا انکار "حق بات یہ ہے" کہہ کر کیا ہے۔ اسی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ جہاں بھی مرزا نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں فحش گوئی کی ہے، وہ الزامی جواب کے طور پر نہیں ہے بلکہ اس کا اپنا خیال بھی یہی ہے۔ لہٰذا یقینی طور پر مرزا توہین عیسیٰ کا مرتکب ہوا ہے۔ اور نبی کی توہین کفر ہے۔

۱: قادیانیوں کی فریب کاری:

جب مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اپنے آپ کو مثیل کہتے ہیں تو حضرت مسیح کی توہین کیسے کر سکتے تھے۔

پردہ چاک:

جذبہ رقابت کے تحت توہین عیسیٰ کی گئی ہے۔

۲: قادیانیوں کی فریب کاری:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی متعدد کتب تحریرات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے اور انہیں نبی تسلیم کیا ہے، اس لئے مرزا پر توہین عیسیٰ کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔

پردہ چاک:

اول تو مرزا قادیانی متضاد بیانات و تحریرات میں مشہور و معروف ہے۔ دوسرے اس نے حضرت عیسیٰ کی تعریف تین وجوہ سے کی ہے:

- مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے۔
- ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند اور برطانوی حکومت کو خوش کرنے کے لئے، ستارۂ قیصریہ، تحفہ قیصریہ میں یہ مضمون موجود ہے۔
- اپنے آپ کو منصف مزاج ثابت کرنے کے لئے، مرزا خود لکھتا ہے:

"شریر انسانوں کا طریق یہ ہے کہ ہجو (کسی کی برائی۔ ناقل) کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں۔"

(حاشیہ ست بچن در خزائن ص ۱۲۵ ج ۱۰)

(جاری ہے)

مولانا محمد اسحاق

پھونکوں سے یہ چراغ...

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دشمنانِ اسلام اور اہل باطل کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے رہتے ہیں، کبھی قرآن پاک کی بے حرمتی کرکے، کبھی توہین رسالت کا ارتکاب کرکے، کبھی شعائر اسلام کی توہین کرکے، کبھی اسکولوں کی نصابی کتب میں سے آیاتِ جہاد نکال کر اور کبھی علماء و صلحاً امت پر دہشت گردی کا الزام لگا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کرتے رہتے ہیں۔

اہل باطل مسلمانوں کی دل آزاری کے بہانے تراشتے رہتے ہیں، ان امور کے انجام دینے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان بھی اپنے دین و مذہب اور اللہ و رسول کے معاملہ میں بے حس ہوجائیں، اگر کوئی مسلمان دینی و ملی غیرت کے تقاضا کے تحت احتجاج کرے تو اس کو دہشت گرد، تنگ نظر، بنیاد پرست، انتہاپسند اور نہ جانے کیا کیا تصور کیا جاتا ہے، حالانکہ مسلمانوں کی زندگی کی روح اسلام ہے، اللہ کا قرآن ہے، نبی کی شان اور ان کا فرمان ہے۔ قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون“

اس حفاظت میں ہر طرح کی حفاظت مراد ہے، الفاظ قرآن کی حفاظت، اس کے معنی و مطالب کی حفاظت اور قیامت تک اس کو پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے والوں کی حفاظت بھی شامل ہے۔

اس کے برعکس یہود و نصاریٰ کا دین محفوظ ہے نہ ان کی کتاب۔ حتیٰ کہ ان کی نسل بھی محفوظ نہیں۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح ہمارا دین، ہماری کتاب، ہماری نسل محفوظ نہیں رہی، اسی طرح مسلمانوں کا بھی کچھ محفوظ نہ رہے۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ قرآن کریم کی عظمت و محبت سے ان کے قلوب لبریز ہیں، مسلم امہ اپنے دین و مذہب، اسلامی شعائر اور برگزیدہ ہستیوں کے خلاف پروپیگنڈوں کو کسی صورت برداشت نہیں کرسکتی۔

یہی وجہ ہے کہ اہل ایمان آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرنے والے گستاخ ممالک کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ اہل باطل اگر ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز نہ آئے تو مسلمانوں کو حضرت صدیق اکبرؓ کی سنت پر عمل کرنا ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تاجدار ختم نبوت کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے مسیلمہ کذاب پر لشکر کشی کی اور اسے اپنے پیروکاروں سمیت جہنم رسید کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے ابوجہل کو غزوۂ بدر میں دو بچوں معاذ و معوذ رضی اللہ عنہما نے قتل کیا۔ بچوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوبِ باری کو

دشمنانِ اسلام مختلف حربوں سے مسلمانوں کو کمزور اور بے بس کرنا چاہتے ہیں۔ آئے دن اہل اسلام کی دل آزاری کرکے ان کو بے حس اور شمع اسلام کو گل کرنے کی ناپاک جسارت کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔“

ترجمہ: ”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرکے چھوڑے گا، اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی گزرے۔“

غرضیکہ اس نور اسلام کو پھونکیں مارنا، اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازشیں کرنا، یہود و نصاریٰ اور ان کے گماشتوں کا وتیرہ رہا ہے، مگر اللہ کا نور، دین اسلام کا نور غالب ہوکر ہی رہے گا، اور باطل سارے کا سارا مٹ جائے گا ان شاء اللہ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس وقت جس طرح عالم کفر، امت مسلمہ کے خلاف اس جنگ اور ہرزہ سرائی میں ایک دستر خوان پر جمع ہوچکا ہے، اہل اسلام بھی اپنی صفوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کریں اور وقتی مصلحت کا شکار ہوئے بغیر تمام مسلم ممالک عالم کفر کے مقابلہ میں جسد واحد کا ثبوت دیتے ہوئے کفار کو دندان شکن جواب دیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

☆☆......☆☆

یاد رفتگاں

فیاض حسن سجاد

ختم نبوت کے مجاہد حاجی سید محمد آغا رحؒ حیات و خدمات

اللہ رب العزت نے یہ کارخانۂ ہستی ایسا بنایا ہے کہ کسی کے آنے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بظاہر کارخانۂ ہستی (دنیا) کی کارکردگی متاثر نہیں ہوتی اور کاروبارِ زندگی جوں کا توں چلتا رہتا ہے مگر یہاں سے جانے والے سب ایک جیسے نہیں ہوتے، بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے چلے جانے سے ان کے عزیز، اقرباء، رشتہ دار اور اولاد احسانات اور محبتوں کو یاد کرکے آنسو بہاتے ہیں لیکن بعض کا خلا دینی حلقے محسوس کرتے ہیں، ان کی دینی خدمات کو یاد کرتے ہیں مگر قبر ایسے مومن کا استقبال کرتی ہے قبر کہتی ہے کہ تو اللہ کی زمین پر رہا اہل دنیا تجھے ستاتے رہے تو نے اللہ کے دین کی خاطر بڑے مصائب و آلام دیکھے تیری آرزوؤں کا خون ہوتا رہا مگر تیرے صبر و استقامت میں کوئی، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیری محبت کی بدولت مجھے تجھ سے محبت تھی تو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اب تو میرے پاس آ گیا ہے، میری گود میں جنت کی مہک تیری روح کو معطر کردے گی۔ یہ بشارت اور خوشخبری مجاہد ختم نبوت ترجمان علماء حق حاجی سید شاہ محمد آغا کے لئے بھی ہے، ۵ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ اور ۱۴ مارچ ۲۰۰۸ء کو تاجدار ختم نبوت شفیع محشر رحمت للعالمین کے مجاہد نے علی الصبح فجر کی اذان کے ساتھ ہی داعی اجل کو لبیک کہا اور دنیا کو اہل دنیا کے سپرد کرکے راہی ملک عدم ہوگئے، رحلت کے وقت ان کی عمر ۸۶ سال تھی، چالیس سال حضور ختم مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم المرسلین کے جاں نثار سپاہی کی حیثیت سے پوری تابانی سے چمکتے رہے، حاجی سید شاہ محمد آغا پشین کی گلی مسےزئی میں ۱۹۲۲ء میں پیدا ہوئے، ان کے والد بزرگوار حاجی سید محمد جان تاجر تھے، جو ابتداء میں کانکوئی سیداں میں رہائش پذیر تھے کاروبار کے لئے بچی مسےزئی میں آباد ہوگئے اور بعد میں ۱۹۴۰ء کو کوئٹہ آگئے اور مستقل یہیں کے ہو کر رہ گئے، حاجی سید شاہ محمد آغا نے دینی تعلیم گھر میں حاصل کی اپنے والد کے ساتھ کاروبار میں ہاتھ بٹاتے رہے، چند سال سندھ کے شہروں میں کپڑے کا کاروبار کرتے رہے، بعد میں کوئٹہ آگئے اور ٹرانسپورٹ کا کاروبار کرنے لگے سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام کی حمایت کرتے تھے ابتداء میں افغانستان کی تحریک اسلامی طالبان کی بھی بڑی مالی مدد کی۔ ۱۹۷۰ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوئے اور انتہائی سرگرم ہوگئے علماء کرام نے ان کی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے ان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نائب امیر بلوچستان مقرر کیا، انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی اور فتنۂ قادیانیت کے محاذ پر بڑی قربانیاں دیں، حاجی سید شاہ محمد آغا مرحوم، مولانا نذیر احمد تونسوی، حاجی رفیق بجلی مرحوم کا قادیانی فتنے کے خلاف پاکستان کی تاریخ میں بڑا کارنامہ ہے جو تاریخ کا حصہ اور ایک اعزاز ہے کہ انہوں نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت سب سے پہلا مقدمہ ایک قادیانی کے خلاف درج کرایا اور ملک میں سب سے زیادہ قادیانیوں کے خلاف مقدمے کوئٹہ میں درج ہوئے۔ اس جری مجاہد نے سول مجسٹریٹ کی عدالت سے سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک ان مقدموں کی پیروی کی، بلوچستان میں شاتمین رسول اور شعائر اسلام قرآن پاک کی توہین کے تمام مقدموں کی پیروی کی ہر پیشی پر پیرانہ سالی کے باوجود عدالت میں موجود ہوتے اور پیشی کے لئے کئی کئی گھنٹے انتظار کرنا پڑتا جب وہ شدید بیمار ہوئے خود کچہری میں پیشی پر نہیں جا سکتے تھے لیکن اپنی گاڑی اور بیٹے کو بھیج دیتے تھے کہ وہ علماء اور مجلس کے رہنماؤں کو لے جائے تاکہ ان کو سفر میں تکلیف نہ ہو، ایک مرتبہ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ حاجی صاحب! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے قربانی دے رہے ہیں اور یہ آپ کی شفاعت کے لئے کافی ہے، وہ مجلس کے کاموں میں بڑی جانفشانی اور تندہی سے حصہ لیتے تھے، مجلس کی ترقی اور استحکام میں ان کا بڑا حصہ ہے، وہ مجلس کی ضروریات کے بارے میں فکرمند رہتے، نئے دفتر (موجودہ دفتر) کی خریداری اور چندہ کی فراہمی میں غرض ہر مرحلہ میں پیش پیش رہتے، ان کی سعی اور محنت قابل رشک تھی وہ نہایت ملنسار اور خوش اخلاق شخص تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ (کندیاں شریف) کے گرویدہ تھے اور ان سے بیعت تھے، انتہائی مہمان نواز تھے۔ پاکستان کے تمام اکابر علماء ان کے مہمان ہوتے تھے جن میں مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کندیاں شریف، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مفتی احمد الرحمٰن، مولانا اسفندیار خان، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مولانا فضل الرحمٰن، مفتی نظام الدین شامزئی شہید، مفتی محمد جمیل خان شہید، مولانا نذیر احمد تونسوی شہید، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی خالد محمود اور دوسرے علماء اکثر و بیشتر مہمان ہوتے تھے، وہ علماء اور دینی رہنماؤں کو اپنے دسترخوان پر دیکھ کر فرحت محسوس کرتے تھے، وہ بیماری کی حالت میں بھی دفتر ختم نبوت آتے اور رپورٹ لیتے اور ہدایات جاری کرتے، ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ادراک دیا تھا وہ قادیانیوں کی سازشوں سے فوراً آگاہ ہو جاتے تھے مجلس کے اجلاس میں وہ اپنی رائے اور فیصلہ نہیں ٹھونستے تھے، بلکہ جمہوری انداز میں فیصلہ کراتے اکثر ان کی بات کو حرف آخر تصور کیا جاتا تھا، کیونکہ وہ جو بات کرتے اس میں اخلاص ہوتا تھا، انہوں نے ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں اہم کردار ادا کیا اور کئی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے سانحہ ارتحال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، نماز جنازہ میں ہزاروں افراد، سینکڑوں علماء کرام نے شرکت کی۔

تدفین کے وقت ہر آنکھ اشکبار تھی۔ ان کے جنازہ نے مولانا سید شمس الدین شہید اور اکمل کاسی کے جنازہ کی یاد تازہ کردی، انہوں نے پسماندگان میں پانچ صاحبزادے چھوڑے ہیں، ہماری دعا ہے کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلیں اور ختم نبوت کے دینی محاذ پر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر مع الاجر کی نعمت سے نوازے۔

بزمِ اطفال

ظلی نبوت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تحقیق میری امت میں تیس بڑے بڑے کذاب اور دجال ظاہر ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ و زعم ہوگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے زمانے میں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنی نبوت پر دلائل پیش کرنے کے لئے مہلت مانگی تو امام صاحبؒ نے فتویٰ دیا کہ جو شخص اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ بھی کافر ہے، اس لئے کہ وہ ارشاد نبوی: لانبی بعدی ''... میرے بعد کوئی نبی نہیں... کا منکر ہے۔

اس سے نبوت کی نفی کردی گئی خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی، ظلی ہو یا بروزی ہو، اسی طرح ایک اور حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میری اور انبیاء سابقین کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو لوگ تعجب سے اس محل کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی؟ سو میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کردیا ہے اور عمارت مجھ پر ختم ہوئی اور رسولوں کا سلسلہ بھی مجھ پر ختم ہوا'' ایک اور روایت میں ہے کہ ''قصر نبوت کی وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں اور میں نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا ہوں۔'' (متفق علیہ، مشکوٰۃ شریف)

ہمارے دور میں کچھ حضرات مرزا احمد قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں، اگر خود مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ خود دعوائے نبوت کرنے سے پہلے ختم نبوت کے قائل تھے۔ چنانچہ ان کی کتابوں میں سے حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے:

''ہمارے نبی علیہ السلام خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کس طرح کوئی نبی آسکتا ہے، حالانکہ آپؐ کے بعد وحی کا انقطاع ہوچکا ہے اور نبی آپؐ کے ساتھ ختم ہوچکے ہیں۔'' (ص:۶۶،۶۷)

اسی طرح ازالۃ الاوہام میں لکھتے ہیں:

''مسیح کیونکر آسکتا ہے، وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار اس کو آنے سے روکتی ہے۔'' (ص:۵۲۲)

حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں:

''وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین۔'' (ص:۹۶)

یعنی: ''یہ مجھ سے کیسے ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہوجاؤں اور کفار سے جاملوں۔''

یہ تمام تحریرات نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے کی ہیں، اس کے بعد مرزا صاحب نے یہ کہنا شروع کیا کہ میں ظلی طور پر محمد ہوں، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص:۲۶۶) ظلی طور پر نبوت کا دعویٰ کرنا نہایت بے اصل بات ہے اگر ایسی ظلی نبوت ہوتی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو ملتی اگر انہیں نہیں ملی تو کسی اور شخص کو کیسے مل سکتی ہے۔

مقام خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم

''رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری سنت کو لازم پکڑو اور خلفاءِ راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوط پکڑو داڑھوں کے ساتھ۔''

(ترمذی، ص:۶۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چار شخص ایسے ہیں کہ ان کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور ان سے محبت تو مومن ہی کرے گا یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(ابن عساکر)

''رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالم میں سے پسند فرمایا، سوائے انبیاء اور رسولوں کے اور پسند کیا میرے لئے میرے صحابہ میں سے چار کو یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم، پس بنادیا ان کو میرے ساتھی۔'' (مجمع الزوائد ص:۱۶، ج:۱۰)

رُکانہ پہلوان کا واقعہ

عرب میں ایک پہلوان تھے، رکانہ ان کا نام تھا، وہ بڑے زبردست پہلوان تھے اور مشہور یہ تھا کہ ایک آدمی ایک ہزار سے مقابلہ کرسکتا ہے، بہت ہی قوی تھے ان کے بدن کے وزن کی یہ کیفیت تھی کہ اونٹ ذبح کرکے اس کی کھال بچھادی جاتی اور رُکانہ اس پر بیٹھتے اور نوجوانانِ عرب اس کھال کو کھینچتے تو وہ کھال ٹوٹ جاتی پھٹ جاتی، مگر وہ حصہ جنبش نہیں کھاتا تھا جس پر رُکانہ بیٹھے ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور فرمایا: ''رُکانہ آخرت آنے والی ہے، کیوں اپنی عمر کو ضائع کر رہے ہو اسلام قبول کرلو اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجاؤ'' انہوں نے کہا کہ ''اے محمدؐ! میں تو نہ کوئی عالم وفقیہ ہوں نہ سمجھدار، میں تو ایک پہلوان ہوں، مجھ سے کشتی لڑلو، اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کا دین قبول کرلوں گا'' آپ

بزم اطفال

نے فرمایا: ”بسم اللہ“ وہ لنگوٹ کس کر آ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آستین چڑھا کر میدان کشتی میں آ گئے ایک دو داؤ پیچ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور ایک ہاتھ سے اس طرح اٹھایا جیسے کوئی چڑیا کو اٹھاتا ہے اور آہستہ سے زمین پر رکھ کر چھاتی پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”رُکانہ اب کہو“ مگر رُکانہ کو یقین نہیں آیا کہ میں پچھڑ گیا ہوں کیونکہ کسی نے آج تک اسے پچھاڑا ہی نہیں تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے پچھاڑا کہ اتنی وزنی لاش کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر نچایا اور آہستہ سے رکھ دیا، اس نے کہا کہ کیا میں پچھڑ گیا ہوں مجھے تو یقین نہیں آیا ایک دفعہ اور کشتی لڑو، تو حضورؐ نے فرمایا: ”بسم اللہ“ پھر آپ نے ایک داؤ پیچ کے بعد کمر میں ہاتھ ڈال کر اٹھا کر نچایا اور آہستہ سے زمین پر رکھ دیا، فرمایا: ”اب بتاؤ یہی شرط تو ٹھہری تھی کہ اگر تم پچھڑ گئے تو اسلام قبول کر لو گے“ اس نے کہا کہ محمدؐ! یہ آپ کے بدن کی طاقت تو ہے نہیں کہ میری لاش چڑیا کی طرح اٹھا کر نچا دی، معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندر کوئی چیز ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں اس اندر والی چیز کی دعوت دے رہا ہوں، بدن کی دعوت نہیں دے رہا ہوں“ تو پھر رُکانہ نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام میں پختہ ہو گئے اور بڑے بڑے کام بھی کئے۔

ایک مرتبہ چور آئے اور رات کو بیت المال سے بہت سے اونٹ چرا کر چلتے بنے، صبح کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ ”لوگو! ان کے پیچھے دوڑو“ رُکانہ نے کہا کہ میں تنہا کافی ہوں، چور رات ہی میں نکل کھڑے ہوئے تھے اور تیزی سے بھاگے جا رہے ہوں گے معلوم نہیں کتنی دور جا چکے ہوں گے، رُکانہ دوڑ پڑے اور راستہ میں ان کو جا لیا اور کہا کہ مع سامان اور اونٹ واپس چلو، چنانچہ ان کو پکڑ کر لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سزائیں دیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کے دل میں حق آ جاتا ہے اگر تعصب نہ ہو اور واقعی حق طلبی ہے تو حق ضرور کھل جاتا ہے۔

محافظینِ دین متین

معاویہ حسنین، کراچی

برصغیر میں جب انگریز نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی صورت میں اپنے منحوس سائے پھیلانے شروع کئے تو اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دینی مدارس اور ان میں موجود علماء کرام ہی تھے، ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد انگریز نے مدارس کو بند کرنے، ان میں موجود علماء کرام کو بدنام کرنے اور عوام الناس کو ان سے متنفر کرنے کے لئے ان پر طرح طرح کے الزامات عائد کرنا شروع کر دیئے، مثلاً ان مدارس میں تنگ نظری، دقیانوسیت اور تشدد پسندی سکھائی جاتی ہے۔ یہ مدارس شدت پسندی اور مفاد پرستی کی جڑیں ہیں، ان مدارس سے فراغت حاصل کرنے والا نوجوان کلرک کے بھی قابل نہیں ہوتا۔ یہ مدارس تو دہشت گردی کے اڈے ہیں اور آج بھی ہنود و یہود اور نصاریٰ ان مدارس پر یہی الزام لگاتے ہیں اور افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمان عوام بھی غیر مسلموں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ان مدارس کے بارے میں اچھی سوچ نہیں رکھتی، حالانکہ ان مدارس اور علمائے کرام سے قریبی تعلق رکھنے والے مسلمان خوب جانتے ہیں کہ ان نامساعد حالات اور اپنوں کی طعن و تشنیع کے باوجود علمائے کرام لوگوں تک اللہ کے دین کو پہنچاتے ہیں، کتنی تکالیف سہہ کر شمع اسلام کی حفاظت کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے پیشوا اور ان کے دین و ایمان کے محافظ ہر قسم کے کٹھن حالات میں مسلمانوں کا مدارس اور مساجد سے تعلق جوڑے ہوئے ہیں۔ علوم نبوت کی پاسبانی اور اسے نئی نسل تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ قرآن کے حرف حرف کی حفاظت کرتے ہیں، حدیث و تفسیر کی سطر سطر کی حفاظت کرتے ہیں، حدیث کی سند کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسلام کے نظریہ، اس کے مزاج کی حفاظت کرتے ہیں۔ قرآن کے علوم اور الفاظ قرآن کو اپنے سینوں میں جذب کرتے ہیں۔

یہودیوں اور عیسائیوں کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی دینی مدارس اور علمائے کرام سے بدظن ہیں۔ دینی درسگاہوں میں پڑھائے جانے والے علوم کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کو باور کرایا جاتا ہے کہ ان مدارس میں تو قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، ان مدارس میں محمد عربیؐ کے اخلاق سکھائے جاتے ہیں، ان مدارس میں تو صدیق اکبرؓ کی صداقت کو بیان کی جاتی ہے، یہاں تو عمر فاروقؓ کی عدالت اور عثمان غنیؓ کی حیاء سکھائی جاتی ہے، علی المرتضیٰؓ کی شجاعت اور معاویہؓ کی سیاست بیان کی جاتی ہے، حضرت حمزہؓ کی مظلومیت و شہادت کے تذکرے ہوتے ہیں۔ کوئی بتائے کہ کیا اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا دقیانوسیت ہے؟

☆......☆......☆

”رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا“ (ترمذی)

ترجمہ: ”میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی ماننے پر راضی ہوں“

ادارہ

خبروں پر ایک نظر

ڈنمارک کے گستاخوں کے خلاف احتجاجی ریلی

سرگودھا...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر حضرت مولانا نور محمد ہزاروی مدظلہ کی سرپرستی میں شبانِ ختم نبوت کے نوجوان تسلسل سے گشت کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں، ہر اتوار کو دس بجے سے ۱۲ بجے چار چار، پانچ پانچ کی ٹولیاں بنا کر ایک ایک دکاندار کے پاس جاتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں الحمدللہ! اکثر مسلمان، نوجوانوں کی بات سنتے ہیں، اب آخری مرحلہ دور دراز علاقوں کا ہے۔ حضرت مولانا نے نوجوانوں کو آمادہ کرلیا ہے کہ سرگودھا شہر کے بعد اب قرب و جوار کے قصبات اور دیہات میں بھی گشت شروع کیا جائے اور وہاں کے لوگوں کو بھی قادیانیوں کے عقائد اور ان کی سازشوں سے روشناس کرایا جائے۔ مولانا ہزاروی نے تمام مبلغین ختم نبوت سے بھی استدعا کی کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقوں میں یہ پاکیزہ طرزِ عمل شروع کریں۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کا مکمل تعارف کرائیں تو اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے، پچھلے دنوں ڈنمارک اور ہالینڈ کے دریدہ دہنوں اور بدباطنوں کی ہفوات و بکواسات کے خلاف زبردست احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ تقریباً ایک ہزار موٹر سائیکلوں، سائیکلوں، موٹر کاروں اور رکشوں پر سوار نوجوانوں نے پورے شہر کا چکر لگایا، تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر لمبی ریلی تھی جو سرگودھا شہر کی تاریخ میں اس قدر طویل پہلی ریلی تھی۔ شہر کے مسلمانوں نے جگہ جگہ ریلی کا استقبال کیا اور گل پاشی کی گئی، ہر چوک پر ریلی کھڑی ہوجاتی اور قائدین خطاب کرکے مسلمانوں کو ڈنمارک کے گستاخوں اور توہین رسالت کے مرتکب بدبختوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے۔ ریلی میں علماء کرام، تاجر حضرات، کالج، یونیورسٹی اور دینی ادارے کے ہزاروں نوجوانوں نے شرکت کی۔ صبح نو بجے سے لے کر ایک بجے تک شہر ختم نبوت کے نعروں سے گونجتا رہا اور آخر میں شہر کے وسط میں تمام شرکائے ریلی اکٹھے ہوگئے اور جلسہ کا سماں نظر آنے لگا۔ مولانا نور محمد، مولانا رضوان، مولانا عبدالرحیم ہزاروی، مولانا حیدر علی، مولانا اقبال، مولانا احمد علی، مولانا اکرم عابد اور دو چھوٹے بچوں یاسر اور عمر نے خطاب کیا، بچوں کی تقریریں کر شہری بہت محظوظ ہوئے اور بچوں کو انعام دیا آخر میں مولانا اکرم طوفانی مدظلہ کی تقریر ہوئی اور دعا سے ریلی کا اختتام ہوا یہ ایک تاریخی منظر تھا اور پھر مسلمان سکون اور اطمینان کے ساتھ منتشر ہوگئے اتنی عظیم ریلی کے ساتھ پولیس کا ایک سپاہی بھی موجود نہ تھا، لیکن الحمدللہ کسی شہری کا ذرہ برابر بھی نقصان نہ ہوا، یہ سب عقیدہ ختم نبوت کی برکات ہیں۔

تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنس بہاولنگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے بہاولنگر ضلع کا تبلیغی دورہ کیا۔ مروٹ شہر، فورٹ عباس، ہارون آباد، چشتیاں اور منچن آباد میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ ڈنمارک میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے اور متنازعہ فلم پر احتجاج کیا۔ عوام کو یہود و نصاریٰ کی گستاخیوں سے آگاہ کیا اسی اثناء میں بہاولنگر میں تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنس رکھی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانی قربانیاں پیش کرنے والے شہداء کو خراج تحسین پیش کیا، کانفرنس میں مقررین نے ڈنمارک اور ہالینڈ کے شرپسندوں کی شرانگیزیوں کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اور اس بات کا اعلان کیا کہ جب تک جسم میں آخری سانس ہے اور خون کا آخری قطرہ ہے ناموس رسالت کا تحفظ کرتے رہیں گے، اگر جان دینے کا وقت آیا تو قربان کردیں گے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا سیّد عبدالوہاب شاہ حاصل پور، مولانا قاری عبدالسلام صوبائی خطیب محکمہ اوقاف لاہور، شیخ الحدیث مولانا جلیل احمد اخون نے خطاب کیا۔ تلاوت قاری عتیق الرحمٰن اور نعتیہ کلام حافظ محمد یحییٰ، حافظ عبدالخالق، عبدالقادر شاہین نے پیش کیا۔ مولانا اللہ وسایا کی دعا سے کانفرنس پونے ایک بجے اختتام پذیر ہوئی۔

مانسہرہ کے گستاخ رسول کی عدالت میں پیشی

گاندھیاں...... ضلع مانسہرہ میں گستاخ رسول کی دوبارہ تاریخ ۹/اپریل ہوگئی، ملعون وقار شاہ نے چار ماہ قبل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ تفصیلات کے مطابق محلہ جبڑی کے اندر ملعون

وقارشاہ نے رسول پاک کی شان میں گستاخی کی تھی اور محلہ کے لوگوں نے اس کو مانسہرہ جیل کے اندر بند کروایا تھا اور پہلے اس کی تاریخ ۲۷/مارچ تھی۔ گزشتہ روز پھر تاریخ ہوئی ضلع مانسہرہ کے تمام محبان رسول اس کی تاریخ پر آئے جن میں ضلع مانسہرہ کے سیاسی حضرات تاجر اور مذہبی برادری شامل تھی، عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبیدالرحمٰن فاروقی، فیاض الحسن اور عتیق الرحمٰن نے کہا کہ ضلع مانسہرہ کی انتظامیہ اس کو سزائے موت دے تاکہ ضلع مانسہرہ کے اندر دوبارہ کوئی گستاخی کی جرأت نہ کرسکے۔ تمام عوام نے ان کی تائید کی اور کہا کہ اس کو سزائے موت دی جائے اس کے علاوہ اس کی معافی کوئی نہیں ہے، اس لئے کہ گستاخ رسول کی یہی سزا ہے۔

قادیانی کتابوں پر پابندی کا خیرمقدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا خواجہ خان محمد، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا کہ آمدہ اطلاع کے مطابق بنگلہ دیش کی حکومت نے ایک اقلیتی تنظیم قادیانیوں کی کتابوں اور دیگر مطبوعات پر پابندی لگادی ہے۔ بنگلہ دیش کی اسلام پسند تنظیمیں قادیانی جماعت کو غیرمسلم قرار دینے کا مطالبہ بھی کررہی ہیں۔ مذہبی امور کی بنگلہ دیشی وزارت نے گزشتہ جمعہ کو قادیانی جماعت کی جانب سے شائع کی جانے والی کتابوں اور دیگر تحریری مواد کی فروخت، تقسیم اور انہیں رکھنے پر پابندی لگادی ہے۔ وزارت کی جانب سے ایک بیان میں کہا گیا ہے یہ پابندی اس بنیاد پر لگائی گئی ہے کہ ان مطبوعات میں قابل اعتراض مواد موجود ہے جن کی وجہ سے بنگلہ دیش کی اکثریتی مسلم آبادی کے جذبات مجروح ہوسکتے ہیں۔ قبل ازیں پانچ ہزار افراد پر مشتمل ایک جلوس دارالحکومت ڈھاکہ میں واقع قادیانی جماعت کی نام نہاد عبادت گاہ کی طرف مارچ کرتا ہوا گیا۔ واضح رہے بنگلہ دیش میں قادیانیوں کی مختصر تعداد ہے جو ختم نبوت کے منکرین و دشمنی میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق کتابوں اور دیگر مطبوعات پر پابندی کے بعد اب زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا، جس کا مطالبہ ایک بڑی مذہبی تنظیم تحفظ ختم نبوت آندولن کی جانب سے کیا جارہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے بنگلہ دیش کی حکومت کے اس فیصلے پر ان کا خیرمقدم کیا ہے اور پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بنگلہ دیش کی طرح پاکستان میں بھی امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر عملدرآمد کرایا جائے۔

ٹنڈوالہ یار میں تحفظ ناموس رسالت ریلی

ٹنڈوالہ یار (پ ر) بعض یورپی ممالک کی جانب سے گستاخانہ خاکوں اور فلم کی اشاعت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہ یار کی جانب سے ایک احتجاجی ریلی کا اہتمام کیا گیا، جس میں مجلس کی دعوت پر جمعیت علماء اسلام، سپاہ صحابہ، جماعت اسلامی، جماعت الدعوۃ، جیش محمد کے کارکنان وعمائدین نے بھرپور شرکت کی۔ ریلی میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ ریلی قبلہ مسجد جمبوناکہ سے شروع ہوکر مین مارکیٹ سے گزر کر پریس کلب ٹنڈوالہ یار پر اختتام پذیر ہوئی الحمدللہ! یہ ریلی ٹنڈوالہ یار کی تاریخی ریلی ثابت ہوئی جس سے مولانا قادر بخش مہتمم مدرسہ عربیہ فاروقیہ، مولانا محمد عارف، مولانا محمد اسمٰعیل چانگی، مولانا عبدالشکور تھیم، مولانا افتخار احمد نظامانی اور بھائی سکندر شاہ نے خطاب کیا۔ جبکہ مرکزی خطاب مولانا قاری کامران احمد (حیدرآباد) اور مولانا محمد راشد محبوب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہ یار نے کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد خالد نثار نے انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو قبول فرماکر ابدی نجات کا ذریعہ بنادیں اور سیدالمرسلین کی شفاعت نصیب فرمادیں۔ آمین۔

عالم اسلام ایک بلند پایہ مفسر ومحدث سے محروم ہوگیا

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی رحلت پر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے تاثرات

کراچی (پ ر) جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے بانی، شیخ الحدیث ومہتمم، عظیم محدث ومفسر حضرت اقدس مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی رحلت پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب مہتمم صاحبزادہ مولانا سید سلیمان بنوری، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا امداداللہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری اور مولانا قاضی احسان احمد نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام ایک عظیم محدث، بلند پایہ مفسر علم وتحقیق کے امام اور اکابر کے علوم ومعارف کے امین وشارح سے محروم ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ آپؒ کی رحلت سے ساری امت مسلمہ خصوصاً اہل پاکستان آپ کی دعاؤں سے محروم ہوگئے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپ کے ہزاروں شاگرد آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صوفی صاحبؒ کی زندگی بھر کی دینی اور تفسیری خدمات کو قبولیت عطا فرماکر آپ کے درجات بلند فرمائے اوران کے ساتھ رضا ورضوان کا معاملہ فرمائے۔

ختم نبوت

حضرت شوقی

سر میں خیالِ مصطفیٰ، دل میں غمِ نبی نہیں
حق کی قسم یہ زندگی، موت ہے زندگی نہیں

ہے یہ حقیقت عیاں، ہزل نہیں، ہنسی نہیں
خاتم انبیاء کے بعد اور نبی؟ کبھی نہیں!

طبع اسیر مصطفیٰ تشنہ بے خودی نہیں
واقف حال ماسوا اب میری آگہی نہیں

پھر تبر خلیل ؑ سے توڑ بتان آذری
عشق ہے آج حکمراں عقل کی دل لگی نہیں

آتشِ عشق کے شرر، خاک حرم میں جا کے ڈھونڈ
ارضِ عجم میں شور ہے شورش بوذریؓ نہیں

منکر خاتم رسلؐ بعثت نو کا مدعی
ہے ازلی عدو مرا، ایسوں سے دوستی نہیں

عرش عظیم مدح گو، فرش زمیں درود خواں
ذکر رسولؐ سے تہی، کوئی مقام بھی نہیں

شاہ عرب کی اک مثال چشم فلک نہ پاسکی
کون و مکاں میں آپؐ کی کوئی نظیر ہی نہیں

ختم حضورؐ پاک پر سلسلۂ رسل ہوا
قابل التفات ہی اب کوئی مفتری نہیں

مجھ کو بھی اے کریم ہو، طیبہ کی حاضری نصیب
ہیچ ہے تری جناب میں، لطف کی کچھ کمی نہیں

آہن بخت تیرہ کو شوقی دل فگار تو!
عشق نبی سے زر بنا عشق سی شے کوئی نہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقات جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمن
ناظم اعلیٰ